جلد ۲۳ | مورخہ ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۵ جولائی ۱۹۳۵ء | نمبر ۲۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۳۔ جولائی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت بفضل خدا اچھی ہے۔

صاحبزادی امۃ القیوم صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا بخار تا حال نہیں اترا۔ درجۂ حرارت ۹۹،۵ تک پہونچ جاتا ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

نظارت بیت المال کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ مصیبت زدگان کوئٹہ کی امداد کی رقم چار ہزار تک پہونچ گئی ہے۔

خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب دہلی سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔

سکولوں میں عنقریب موسمی تعطیلات ہونے والی ہیں۔ امید ہے۔ اعلےٰ جماعتوں کے طلباء اور اساتذہ تبلیغ میں اپنے اوقات صرف کریں گے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اعمال صالحہ کی قوت معرفت الٰہی سے پیدا ہوتی ہے

(فرمودہ ۲۵ جولائی ۱۹۰۳ء)

"ایمان کے ساتھ عمل کی ضرورت ہے۔ ورنہ ایمان بدوں عمل مُردہ ہے۔ اور جب تک عمل نہ ہو۔ وہ ثمرات اور نتائج پیدا نہیں ہوتے۔ جو اعمال کے ساتھ وابستہ ہیں۔ مگر اعمال کی قوت اور توفیق معرفت اور یقین سے پیدا ہوتی ہے۔ جس قدر یہ قوت بڑھتی ہے اسی قدر اعمال صالحہ کی توفیق ملتی ہے۔ اور وہ برکات حاصل ہوتی ہیں۔ جن سے انسان آسمان کی طرف اٹھایا جاتا ہے۔ اگر یہ بات نہ ہو۔ تو یقین کے ثمرات پیدا نہیں ہوتے۔ جس قدر انسان شک وشبہ میں اور غفلت میں ہے۔ اسی قدر اس کا ایمان کمزور ہے۔ اور اس ایمان کے موافق اس کے اعمال کمزور۔ جس قدر امراض عمل کی کمزوری اور تقوے کی کمزوری سے پیدا ہوتے ہیں اُن کی اصل جڑ معرفت کی کمی۔ اور کمزوری ہے۔ ورنہ معرفت تو ایک ایسی لذیذ شے ہے۔ کہ یہ جس قدر بڑھتی ہے۔ اسی قدر عمل کی طاقت ملتی ہے۔ ایک کیڑے کی معرفت بھی ہو۔ تو انسان اس سے ڈرتا ہے۔ اسے علم ہو۔ کہ چیونٹی کے کاٹنے سے درد ہوتا ہے۔ تو اس سے بھی ڈرتا ہے۔ اور اس کے ضرر سے بچتا ہے۔ اگر اللہ تعالےٰ کی معرفت ہو۔ تو کیا وجہ ہو سکتی ہے۔ کہ اس سے نہ ڈرے اصل یہی معرفت ہے۔ جس کے بغیر کوئی خوشی۔ اور برکت حاصل نہیں ہو سکتی"

(الحکم ۱۰ اگست ۱۹۰۳ء)

اخبارِ احمدیہ

سلور جوبلی میڈل

چوہدری عنایت اللہ صاحب ڈمعرگ میانہ وسب رجسٹرار نارووال کو گورنمنٹ کی طرف سے سلور جوبلی کی تقریب میں اعلےٰ خدمات سرانجام دینے کے صلہ میں سلور جوبلی میڈل عطا ہوا ہے۔ خاکسار۔ غلام محمد امیر جماعت ہائے احمدیہ حلقہ نمبر ۴ سیالکوٹ

تلاشِ گمشدہ

فقیر محمد صاحب ولد گلزار شاہ صاحب احمدی ساکن جگراؤں تین ماہ سے جگراؤں سے بطرف بار برائے تعلیمذی گئے تھے۔ جو آج تک واپس نہیں آئے۔ جس احمدی کو ان کا پتہ ملے وہ انہیں اپنے گھر جگراؤں میں خیریت کا خط لکھنے کو کہہ دیں۔ تاکہ ان کے خاندان کی گھبراہٹ دور ہو۔ اگر فقیر محمد صاحب خود اخبار پڑھیں۔ تو وہ براہ مہربانی اپنی خیریت سے جلد اطلاع دیں۔
خاکسار محمد حسین پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ جگراؤں

تصحیح

اخبار الفضل مورخہ ۲۴ جون ۱۹۳۵ء میں زلزلہ کوئٹہ کی فہرست میں جماعت بھٹنڈہ کے نام پر ۷ روپے اخبار میں شائع ہوئے ہیں جو درست نہیں۔ یہ رقم جماعت بھٹنڈہ کی نہیں تھی۔ بلکہ جماعت برنالہ کے حساب میں عنایت علی خانصاحب انسپکٹر آبکاری نے بھجوائی تھی۔ ناظر بیت المال قادیان

ضروری اطلاع

میری طرف سے اخبار الفضل میں ایک اعلان کیا گیا تھا۔ کہ نیروبی میں ایک شارٹ ہینڈ ٹائپسٹ کی ضرورت ہے۔ اس اعلان کے مطابق چند درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ چونکہ ہر ایک دوست کو الگ الگ اطلاع دینے سے قاصر ہوں۔ لہٰذا بذریعہ اخبار ان کے خطوط پہنچنے کی اطلاع دیتا ہوں۔ جس دوست کے متعلق انتظام ہو جائے گا۔ انہیں براہ راست اطلاع

بھجوا دی جائے گی۔ خاکسار مبارک احمد مبشر احمدیت کمپالہ مشرقی افریقہ

حضرت امیر المومنین کی دُعا کا اثر

میرے بڑے بھائی عبد الحمید صاحب سب انسپکٹر محکمہ امداد باہمی جالندھر جو عرصہ دو سال سے ایک ہندو افسر کی مسلم کش پالیسی کا شکار تھے۔ اور محض جھوٹے الزامات کی بنا پر suspend کر دیئے گئے تھے۔ اب بحال ہو گئے ہیں۔ ان کا معاملہ پنجاب کواپریٹو یونین کی انتظامیہ کمیٹی کے اجلاس منعقدہ ۶ جولائی میں پیش

ہوا۔ جس میں انہیں نہ صرف بحال رکھا گیا۔ بلکہ ان کا Seniority کا نمبر بھی قائم رکھا گیا۔ یہ سب کچھ محض خدا تعالےٰ کے فضل اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ ورنہ ان کی بحالی صریح جھوٹے الزامات کے پیش نظر بظاہر ناممکن نظر آتی تھی۔
خاکسار۔ عبد المجید بی۔ اے (آنرز) قادیان

امتحانات میں کامیابی

میری لڑکی امتہ الحی لیڈی ریڈنگ ہیلتھ سکول میں اول نمبر پر پاس ہوئی ہے۔ اور سونے کا میڈل حاصل

کیا ہے۔ خاکسار مرزا مہتاب بیگ قادیان۔

(۲) چوہدری عبد الحمید صاحب سب انسپکٹر ٹیکس جالندھر نے امسال ادیب عالم کا امتحان اعلےٰ نمبروں پر پاس کیا ہے۔ خاکسار عبد الحمید بی۔ اے آنرز قادیان

انعامات

فرخندہ اختر صاحبہ بنت سید سردار حسین صاحب اوورسیر نے لیڈیز پردہ کلب شملہ کے اجلاس منعقدہ ۱۳ جولائی میں "اخلاق" اور "تربیت اولاد" پر مضامین پڑھے۔ اول الذکر مضمون میں اول اور مؤخر الذکر میں دوم رہیں۔ اور مقررہ انعامات حاصل کئے۔
خاکسار عبد الحمید از شملہ

درخواست ہائے دُعا

حاجی عبد القدیر صاحب شاہجہانپور سے اپنے لڑکے عبد القدوس صاحب کی صحت یابی کے لئے مولوی فخر الدین صاحب پنشنر قادیان مستری غلام محمد صاحب کی اہلیہ صاحبہ کی صحت کے لئے وزیر محمد خان صاحب بلاچور اپنے لڑکے کی صحت کے لئے۔ سیف علی صاحب سونگڑہ مرض بواسیر سے صحت یابی کے لئے۔ کرم الٰہی صاحب گوجرانوالہ اپنی لڑکی کی صحت کے لئے مبارک احمد صاحب ہری پور ہزارہ درد معدہ سے صحت پانے کے لئے عبد السلام صاحب ڈھاکہ اور

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۳ جولائی ۱۹۳۵ء کو بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے:

نمبر	نام		
۱	مصطفیٰ بوعلی قرماسا کن ریاست ٹانگا نیکا ٹیریٹری گولڈ کوسٹ(؟)		
۲	مسز بٹی جامہ	”	”
۳	مسٹر البرٹ حمید	”	”
۴	مصطفیٰ البقاعی	”	”
۵	احمد عبد اللہ حسین	”	”
۶	مسز بیلی عبد اللہ	”	”
۷	مصطفیٰ عثمان	”	”
۸	مسز البرٹ سلمان	”	”
۹	مسز عائشہ غادر		
۱۰	مسز بلنڈا عثمان	”	”
۱۱	مسٹر علی احمد غادر	”	”

چوہدری عبد المتین صاحب کلکتہ ایم۔ اے کے امتحانات میں کامیابی کے لئے چوہدری نبی احمد صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ قادر آباد ضلع سیالکوٹ۔ چوہدری حسین احمد صاحب لو چوہدری فیروز دین صاحب اپنی دینی و دنیوی کامیابی کے لئے اور سیکرٹری صاحب بنگلور ایک نوجوان احمدی بھائی عبد الرزاق صاحب کے لئے جنہیں مخالفین کی طرف سے زدوکوب کیا گیا ہے۔ نیز محمد اسمٰعیل صاحب بیرسٹری مرچنٹ کے مقدمہ میں کامیابی کے لئے اور نذیر احمد صاحب درویش ضلع گوجرانوالہ مخالفین کے حملوں سے محفوظ رہنے کے لئے احباب کی خدمت میں درخواست دعا کرتے ہیں۔

اعلانِ نکاح

سماۃ امتہ اللہ بیگم بنت مرزا احمد حسن صاحب کنسٹیبل ڈیرہ نواب ریاست بہاولپور کا نکاح مورخہ ۱۴ جولائی کو غلام مصطفیٰ صاحب ولد میاں اللہ بخش صاحب سکنہ شکر والہ ضلع ملتان کے ساتھ بحق مہر پانچ سو روپے پر خاکسار نے پڑھا۔
خاکسار عبد اللطیف سیکرٹری جماعت احمدیہ خانپور ریاست بہاولپور

ولادت

خاکسار کے ہاں ۲۰ جون کو اللہ تعالےٰ نے فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب مولود کی درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کی دعا فرمائیں۔
خاکسار محمد ابراہیم ننگانہ حال قادیان

دعائے مغفرت

(۱) محمد زبیر صاحب ولد محمد خالد صاحب بنارس ۶ جولائی ۱۹۳۵ء کو فوت ہو گئے ہیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار غلام محی الدین (۲) ہمشیرہ عبد الغفور ولد مولوی غلام مصطفیٰ صاحب ۱۶ جولائی کو وفات پا گیا ہے۔ احباب دعائے نعم البدل کریں۔
خاکسار عبد القادر گوجرانوالہ

(۳) سید احمد شاہ صاحب احمدی ساکن گھبر ضلع گجرات مورخہ ۷ جولائی وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نہایت مخلص تھے۔ آپ کی طرز زندگی عام مخلوق سے نرالی تھی۔ نو ماہ بیمار رہے۔ تمام بیماری میں نماز تہجد تک ادا کرتے رہے جس دن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

اگر حکومت نے اپنا فرض ادا نہ کیا

تو جماعت احمدیہ شعائر اللہ کی حفاظت کیلئے خون کا آخری قطرہ تک پیش کر دے گی

جماعت احمدیہ کو پُر امن رہنے کی تلقین

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۹ جولائی ۱۹۳۵ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

میں نے گزشتہ خطبہ جمعہ میں یہ بتایا تھا۔ کہ واقعات سے صاف ظاہر ہے۔ کہ وہ حملہ جو مرزا شریف احمد صاحب پر ہوا ہے وہ نہ صرف انگیخت بلکہ

ایک سازش کا نتیجہ

ہے۔ اور یہ دو باتیں اس بات کے ساتھ مل کر متواتر قادیان میں بھی۔ اور باہر بھی جماعت احمدیہ کے زعماء اور خصوصاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کے افراد۔ اور پھر عورتوں اور احمدی جماعت کے مقامات مقدسہ کے متعلق حملہ کی تحریکیں وضاحتاً یا کنایتاً۔ اور اشارۃً متواتر ہوتی چلی آ رہی ہیں۔ ایسی اہمیت اختیار کر لیتی ہیں۔ کہ ہم اس سوال کو کسی طرح بھی نظر انداز نہیں کر سکتے۔ جس شخص کے دل پر پڑتی ہے۔ وہی جانتا ہے۔ کہ اس کی کیا حالت ہے۔ گورنمنٹ

ہمارے احساسات اور جذبات

کو نہیں سمجھ سکتی۔ اور وہ معذور ہے۔ اس بات سے۔ کہ ہمارے جذبات و احساسات کو سمجھے

جس شخص کا اکلوتا بچہ مر جاتا ہے۔ اس کے گھر میں نالہ و فغاں سے جو کہرام برپا ہوتا ہے۔ اس کو وہ لوگ نہیں سمجھ سکتے۔ جو اس کے پڑوس میں رہتے۔ اور دیوار بہ دیوار مکان رکھتے ہیں۔ مگر ان کے گھر اس دن بچہ پیدا ہوا ہوتا ہے۔ جس شخص کے گھر بچہ پیدا ہو۔ وہ خوشی سے پھولا نہیں سماتا۔ اور اس گھر کے چھوٹے بڑے افراد شاداں و فرحاں ہوتے ہیں۔ لیکن جس گھر میں موت واقعہ ہو جائے۔ اس کے احساسات بالکل جداگانہ ہوتے ہیں۔ اس حملہ سے

احرار خوش ہیں

کہ ان میں سے ایک نے جرأت دکھائی اور وہ وار کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ گو اس میں بھی اللہ تعالیٰ نے اسے ناکام رکھا۔ کیونکہ جو اس کا مقصد تھا۔ وہ پورا نہ ہوا۔ لیکن پھر بھی احرار خوش ہیں۔ کہ انہوں نے اتنی جرأت تو دکھائی۔ کہ جماعت احمدیہ کے ایک معزز فرد پر حملہ کر دیا۔ پس احرار کے جذبات ہمارے جذبات سے بالکل مختلف ہیں۔ وہ خوش ہیں۔ کہ ہم نے ایک حملہ کر لیا۔ پھر گورنمنٹ کے

وہ افسر بھی خوش ہونگے۔ جو احرار کے ساتھ ملے ہوئے ہیں۔ اور خیال کرتے ہونگے۔ کہ ہم نے احمدیہ جماعت کو ایک اور ذلت پہنچالی۔ مگر جو احساسات و جذبات ہمارے ہیں۔ وہ نہ صرف اس حملہ کی وجہ سے۔ بلکہ اسے دوسرے حملوں کی ایک کڑی سمجھنے کی وجہ سے بالکل جداگانہ حیثیت رکھتے ہیں۔ مثلاً مردوں سے تجاوز کر کے

احمدی جماعت کی عورتوں پر حملہ

کرنے کے خیال سے ہی ہر احمدی کپکپا جائیگا اس کے جسم پر لرزہ طاری ہو جائے گا۔ اور وہ فوراً ان نتائج کو سمجھ جائے گا۔ جن کو دوسرے لوگ نہیں سمجھ سکتے۔ یا مثلاً ان حملوں کے بعد

مقامات مقدسہ

پر احرار کے حملہ کا خیال کر کے بھی ایک احمدی کا دل کانپ جائے گا۔ اور وہ ان یقینی نتائج کو فوراً سمجھ جائے گا۔ جسے حکومت نہیں سمجھ سکتی۔ ہم سمجھتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عزت ہماری نگاہ میں کیا شان رکھتی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں۔ کہ جماعت کا وقار کتنا قیمتی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں۔ کہ احمدیت

کیا اعزاز رکھتی ہے۔ اور ہم سمجھتے ہیں۔ کہ مقامات مقدسہ کی کیا شان ہے۔ اور ان کی حفاظت کے لئے انسانوں کو کس حد تک قربانیاں کرنی چاہئیں۔ مگر گورنمنٹ ان امور کو نہیں سمجھتی۔ وہ اس مسجد اقصیٰ کو جس میں میں اسوقت خطبہ پڑھ رہا ہوں۔ ایک ویسی ہی اینٹوں اور گارے کی بنی ہوئی مسجد سمجھتی ہے جیسی دُنیا میں اور ہزاروں مسجدیں ہیں۔ مگر ایک احمدی کے نزدیک یہ نہایت ہی اعلیٰ درجہ کے مقامات مقدسہ میں سے ہے اور اسکی حفاظت کے لئے

صدیوں کی انسانی نسلیں

بھی قربان کی جا سکتی ہیں۔ نہ ہی گورنمنٹ ہمارے ایک ایک نقطہ نگاہ کو سمجھنے کی کوشش کرتی ہے اور نہ وہ ہمارے جذبات کو پورے طور پر سمجھنے پر قادر ہو سکتی ہے ہاں اگر جھوٹے طور پر کوئی شخص یہ خبر مشہور کر دے۔ کہ سینٹ پیٹرس کا گرجا گرانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ تو پھر اسے معلوم ہو۔ کہ کس طرح اس کے جذبات میں تموج پیدا ہوتا ہے اور دُنیا دیکھے۔ کہ کس طرح حکومت برطانیہ اپنی ساری فوجوں کے ساتھ سینٹ پیٹرس کے گرجا کی حفاظت کرتی اور اسے گرانے کی کوشش کرنے والوں کو سزا دیتی ہے حالانکہ سینٹ پیٹرس کے گرجا کی جو عزت گورنمنٹ کی نگاہ میں ہے۔ وہ ہماری اس مسجد کی اس عظمت کے مقابلہ میں کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتی۔ جو جماعت احمدیہ کے دلوں میں ہے۔ پس گورنمنٹ اپنے

مذہبی اختلاف کی وجہ سے

ہمارے جذبات کا اس طرح اندازہ نہ کر سکنے پر جس طرح وہ ہمارے دلوں میں پیدا ہوتے ہیں معذور ہے۔ لیکن بہر حال اس کی اس ناواقفیت کی وجہ سے ہمارے احساسات میں کوئی کمی نہیں آسکتی۔

اگر ہم دیکھیں کہ کوئی قوم ہمارے مذہبی مقامات مقدسہ پر حملہ کرنے والی ہے تو یقیناً ہمارے جسم کا ذرہ ذرہ غیظ و غضب سے بھر جائے گا۔ اور ہمیں شدید اشتعال پیدا ہوگا اور یقیناً ہمارے جسم اور ہماری روح کا ذرہ ذرہ یہ کہے گا کہ ان مقدس مقامات کی حفاظت کے لئے ہمیں ہر ممکن قربانی کرنی چاہیئے۔ اور جس طرح بھی ہو سکے انہیں قائم اور محفوظ رکھنا چاہیئے۔ لیکن ایک مقدس چیز کی حفاظت کے لئے ہم دوسری مقدس چیز کو قربان نہیں کر سکتے۔ میں نے بتایا تھا۔ کہ میں ان جذبات اور احساسات میں کسی سے پیچھے نہیں جو

شعائر اللہ کی حفاظت

کے لئے تمہارے دلوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ میں نے یہ بھی بتایا تھا۔ کہ میں شعائر اللہ کی عظمت سے پوری طرح آگاہ ہوں میں جانتا ہوں۔ کہ مومن کا یہ اولین فرض ہے۔ کہ وہ اللہ تعالےٰ کے شعائر اور اس کے پاکیزہ مقامات کی حفاظت کرے۔ لیکن اس کے مقابلہ میں ایک اور چیز ہے۔ اور وہ سلسلہ کی روایات ہیں اور یہ

سلسلہ کی روایات

بھی ایسی ہی مقدس ہیں۔ جیسے اور مقامات مقدسہ۔ پس اگر ہم ایک مقدس چیز کو قائم رکھنے کے لئے دوسری مقدس چیز کو نقصان پہنچا دیں۔ تو یقیناً یہ ہماری جلد بازی ہوگی میں سمجھتا ہوں۔ کہ انسان ایسے مواقع پر بعض دفعہ ایک ضروری چیز کو بھی بھول جاتا۔ اور اپنے

جوش انتقام

میں بہت کچھ کر گذرتا ہے۔ دنیا کی تاریخ ہمیں بتاتی ہے۔ کہ جب بھی لوگوں کو جوش آتا ہے۔ وہ بڑی بڑی اہم باتوں کو بھول جایا کرتے ہیں۔ بسا اوقات دیکھا جاتا ہے۔ کہ پہاڑ پر سیر کرتے ہوئے ایک شخص پھسل کر کھڈ میں گر جاتا ہے۔ اور یقینی طور پر اس کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ اور اگر کوئی شخص ذرا بھی عقل سے کام لے۔ تو وہ کھڈ میں گرنے والے شخص کے متعلق یہی کہے گا۔ کہ وہ بچ نہیں سکتا۔ بارہ چودہ فٹ اونچائی سے گر کر لوگ مر جاتے ہیں۔ تو جو شخص ایک میل یا اس سے بھی زیادہ گہری کھڈ میں گر جاتا ہے وہ کس طرح بچ سکتا ہے۔ پس عقلاً یقینی طور پر ایسے شخص کا زندہ نکلنا محال ہوتا ہے اور اس کو بچانے کا خیال بھی بے وقوفی ہوتا ہے۔ لیکن ہر سال یہ نظارے نظر آتے ہیں۔ کہ کئی لوگ ایسی حالت میں کھڈ میں کود جاتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم گرنے والے کو بچا لیں گے۔ اور اس طرح وہ خود بھی ہلاک ہو جاتے ہیں۔ تو جوش کی حالت میں انسان نتائج کا اندازہ نہیں کر سکتا۔ اور نہ عواقب کا خیال کیا کرتا ہے۔ ایسی حالت میں

نتائج کا خیال

صرف خاص خاص لوگ کر سکتے ہیں عام لوگ صحیح اندازہ نہیں کر سکتے۔ وہ تمام چیزوں کو بھول جاتے ہیں۔ اور صرف اپنی محبوب چیز پر جان دینا اپنے مدنظر رکھتے ہیں۔ پس ان حالات میں جبکہ جماعت احمدیہ کے افراد کے قلوب سخت زخم رسیدہ ہیں۔ اور ان کے جذبات پھوٹ پھوٹ کر ظاہر ہو رہے ہیں۔

گورنمنٹ پر اہم ذمہ واری

عائد ہوتی ہے۔ اور اسے سمجھنا چاہیئے۔ کہ مقامات مقدسہ یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے افراد یا دوسرے احمدی کارکنوں اور احمدی مستورات کے متعلق جماعت احمدیہ کا نقطۂ نگاہ کیا ہے۔ اور اگر وہ اس امر کو سمجھنا چاہے تو اس کے لئے کوئی مشکل نہیں۔ اگر وہ اس امر کو سمجھ سکتی ہے۔ کہ خانہ کعبہ پر اگر کوئی قوم حملہ کرے۔ تو

مسلمانوں کے قلوب

کی کیا کیفیت ہوگی۔ اگر وہ اس امر کو سمجھ سکتی ہے کہ مسولینی پر اگر کوئی شخص حملہ کرے۔ تو

اٹلی والوں کے قلوب

کی کیا کیفیت ہوگی۔ اگر وہ اس امر کو سمجھ سکتی ہے کہ ہٹلر پر اگر کوئی شخص حملہ کرے۔ تو

جرمنی والوں کے قلوب

کی کیا کیفیت ہوگی۔ اگر وہ اس امر کو سمجھ سکتی ہے کہ مسٹر روزویلٹ صدر امریکہ پر اگر کوئی شخص حملہ کرے۔ تو

امریکہ والوں کے قلوب

کی کیا کیفیت ہوگی۔ تو وہ آسانی سے اس امر کو بھی سمجھ سکتی ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے معزز افراد یا اس کے مقامات مقدسہ پر اگر کوئی شخص حملہ کرے۔ تو

جماعت احمدیہ کے قلوب

کی کیا کیفیت ہوگی۔ گو پھر بھی وہ پوری طرح ہماری جماعت کے جذبات کی گہرائیوں تک نہیں پہنچ سکتی۔ اور گو پھر بھی وہ اس امر کا صحیح اندازہ لگانے سے قاصر رہے گی۔ کہ جماعت احمدیہ کے افراد کو اپنے مقدس مرکز مقدس مقامات۔ اور اپنی جماعت کے مقدس افراد سے کتنا تعلق ہے۔ یا اسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان سے کتنی گہری عقیدت ہے پس باوجود اس کے کہ وہ احمدیت کو سچا نہیں سمجھتی۔ باوجود اس کے کہ اس کے بعض افسر احمدیت کے خلاف فتنہ برپا کرنے میں احرار کے ہمنوا ہیں۔ پھر بھی حکومت کے طور پر اس پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ کہ وہ امن قائم رکھے۔ اور جس قسم کی جدوجہد کی حالات کو پر امن بنانے کے لئے ضرورت ہے۔ اسے عمل میں لائے۔ اور وہ یہ سمجھنے کی کوشش کرے کہ احمدی اپنی مساجد یا اپنی جماعت کے مقدس افراد کا کیا درجہ سمجھتے ہیں۔

مسجد شہید گنج کا واقعہ

ابھی حکومت کی نظروں کے سامنے ہے یہ مسجد خاص شعائر اللہ میں سے نہیں۔ لیکن ایک تاریخی مسجد ہے۔ اور اس وجہ سے مسلمانوں کے جذبات اس سے وابستہ ہیں۔ حکومت نے دیکھ لیا ہے کہ اس کے تازہ دوستوں

احرار کے سوا

کوئی مسلمان حنفی ہو۔ شیعہ ہو۔ اہل حدیث ہو۔ یا احمدی ہو۔ اس کے انہدام کو برداشت نہیں کر سکا۔ آج ہم میں سے ہر ایک کا دل اس واقعہ پر مضطرب ہے۔ پس اگر عام مسجدوں میں سے ایک مسجد کی بے حرمتی مسلمان نہیں برداشت کر سکے۔ تو کس طرح ممکن ہے۔ کہ مسلمانوں میں سے کوئی کسی ایسی مذہبی جگہ کی بے حرمتی برداشت کرلے گا۔ جو شعائر اللہ میں سے ہے۔ اگر کسی مذہبی مقام کی بے حرمتی ایک معمولی بات ہے تو کیوں ہز ایکسی لنسی گورنر پنجاب شملہ چھوڑ کر شہید گنج کی مسجد کے جھگڑے کے موقعہ پر لاہور پہنچ گئے۔ کیوں منسٹر فنانس ممبر اور دوسرے ارکان حکومت وہاں پہنچ گئے۔ اور کیوں فوج اور اسلحہ کی ہر طرف نمائش کر دی گئی۔ کیا اسی لئے نہیں۔ کہ شہید گنج کی مسجد کے متعلق جوش دکھانے والے وہ مسلمان تھے۔ جو کروڑوں کی تعداد میں ہیں۔ لیکن گورنمنٹ کے اس رویہ کو دیکھ کر کیا یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ جب کروڑوں آدمی کسی امر کے متعلق جوش دکھانے والے ہوں۔ تو گورنمنٹ اس کی پروا کرتی ہے۔ اور اگر چھپن ہزار فریاد کرنے والے ہوں۔ تو گورنمنٹ کو ان کی چیخ و پکار کی کوئی پروا نہیں ہوتی۔ بتاؤ اگر صورت حالات کو ان

بے لاگ الفاظ

میں پیش کیا جائے۔ تو اخلاقی طور پر گورنمنٹ کے متعلق کیا رائے قائم کی جا سکتی ہے۔ گویا حکومت کے نزدیک چھپن ہزار افراد کے دل کو وہ زخم اتنی تکلیف نہیں دیتا۔ جتنا ایک زخم کروڑوں افراد کے دل کو تکلیف دے سکتا ہے۔ حالانکہ جماعت احمدیہ کے جن افراد یا مقدس مقامات پر دشمن اس وقت حملہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ وہ وہ افراد یا مقام ہیں جو

تاریخی حیثیت

رکھتے ہیں جو احمدیوں کے نزدیک شعائر اللہ میں سے ہیں۔ اور ان کے نزدیک خدا تعالیٰ کا کلام ان کی تعظیم کے لئے اتر چکا ہے۔ پس اگر وہ ایک غیر تمند قوم ہیں۔ تو وہ خون کا آخری قطرہ اپنی اور سلسلہ کی عظمت کے لئے بہانے کے لئے تیار ہونگے۔ اگر حکومت نے اپنی ذمہ داری کو نہ سمجھا۔ اور اس ذمہ واری کو جو اس کا بنایا ہوا قانون اس پر عائد کرتا ہے پورا نہ کیا۔

سالہا سال پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالےٰ نے خبر دی تھی۔ کہ

اسلام کی ترقی

ان کی اولاد کے ساتھ وابستہ ہے۔ بلکہ اس سے بھی پہلے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امت محمدیہ کو خبر دی تھی۔ کہ جب اسلام پر مصیبت کا وقت آئے گا۔ اور ایمان ثریا پر چلا جائے گا۔ تو اس وقت رجل من فارس اللہ تعالےٰ کی طرف سے تائید دین کے لئے کھڑا کیا جائیگا اور بعض حدیثوں میں رجل کی بجائے رجال آتا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد

بھی اس میں شامل ہے۔

پس یہ وُہ پیشگوئیاں ہیں۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک جاتی ہیں۔ ان پیشگوئیوں کے ایک مصداق پر حملہ کرنا کوئی معمولی بات نہیں ہوسکتی۔ خالی یہ کہہ دینا۔ کہ یہ

دفعہ ۳۲۳ کا کیس

ہے۔ واقعات سے چشم پوشی کرنا ہے۔ اور نہ یہ کہنا کافی ہوسکتا ہے۔ کہ اگر چھین ہزار افراد کے قلوب زخمی ہُوئے ہیں۔ تو وُہ آپ نالش کریں۔ کیونکہ حملہ کی نوعیت ایسی ہے۔ کہ گورنمنٹ پر اس کے متعلق اخلاقی طور پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور درحقیقت یہ حملہ

حکومت کی غفلت

کے نتیجہ میں ہُوا ہے۔ ابھی گورنمنٹ نے مسجد شہید گنج کے انہدام کے سلسلہ میں اعلان کیا تھا۔ کہ گو سکھوں پر قانونی طور پر انہدام مسجد کے متعلق کوئی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی تھی۔ مگر اخلاقی ذمہ داری سے وُہ عہدہ برآ نہیں ہوسکتے۔ وہی اخلاقی ذمہ داری جس کا گورنمنٹ نے مسجد شہید گنج کے واقعہ پر اعلان کیا۔ اب خود گورنمنٹ پر عائد ہوتی ہے اگر گورنمنٹ سمجھتی ہے۔ کہ اخلاقی ذمہ داری کوئی چیز ہے۔ تو یہاں بھی لاکھوں احمدیوں کے قلوب کو مجروح کر دینے والی حرکات کو دیکھ کر اس کا خاموش رہنا۔ بلکہ اس کے بعض افسروں کا

مفسدوں کے حوصلے بڑھانا

اس پر بہت بڑی ذمہ داری عائد کرتا ہے۔ لیکن جیسا کہ میں بیان کر چکا ہوں۔ جہاں ہم زوردار لیکن مؤدبانہ الفاظ میں گورنمنٹ کو ان واقعات کی طرف توجہ دلانا ضروری سمجھتے ہیں۔ جہاں جوش اور اخلاص کے ساتھ ہم ان ذرائع کو اختیار کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ جو موجودہ حالات کو بدل دیں۔ وہاں ضروری ہے۔ کہ

ہمارا طریق کار

شریعت اور قانون کے مطابق ہو۔ ورنہ ہم ایک دیوار کو قائم کرتے ہُوئے دوسری دیوار کو گرانے والے ہونگے۔ اور لوگوں کی ہنسی مذاق کا نشانہ بنیںگے۔ مجھے اپنی جماعت میں سے بعض سے یہاں تک خطوط ملے ہیں کہ جب آپ ہمیں یہ اجازت نہیں دیتے۔ کہ اگر کوئی ہم پر حملہ کرے۔ تو اسے روکیں۔ اور دفاعی طور پر اس سے لڑیں۔ تو ہمیں اتنا جوش آتا ہے۔ کہ بعض دفعہ جی چاہتا ہے خودکشی کرکے مر جائیں۔ یہ وُہ حالت ہے۔ جسے دیوانگی سے تعبیر کیا جاتا ہے دُنیا کے تمام ڈاکٹر اور تمام جج یہ تسلیم کرتے ہیں کہ

خودکشی جنون کی ایک علامت ہے

اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ کہ ہماری جماعت کے بعض کمزور طبع آدمی موجودہ مخالفت کو دیکھ کر اس حالت میں ہیں۔ کہ قریب ہے۔ وُہ اپنی عقل کھو دیں کیونکہ خودکشی کرنا شرعی طور پر حرام ہے اور اسے اتنا بُرا فعل سمجھا گیا ہے۔ کہ شرک تو معاف ہوسکتا ہے۔ مگر خودکشی کا گناہ معاف نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ شرک کے بعد انسان توبہ کرسکتا ہے۔ مگر خودکشی پر

انسانی زندگی کا خاتمہ

ہو جاتا ہے۔ اور توبہ کرنے کے لئے اس کے پاس کوئی موقعہ نہیں رہتا۔

تو بعض طبائع میں یہ احساس پیدا ہو رہا ہے۔ اور وُہ مجھے لکھ رہے ہیں۔ کہ اگر آپ کی طرف سے بھی ہمارے رستہ میں روک ہے۔ تو ہمارا جی چاہتا ہے ہم خودکشی کرلیں۔ ایسا

ایک خط نہیں۔ بلکہ کئی خط

ملے ہیں۔ جو مختلف لوگوں نے مختلف علاقوں سے لکھے ہیں۔ اور مجھے نہایت مشکل سے انہیں روکنا پڑتا ہے۔ ایسی حالت میں ہوسکتا ہے کہ بعض لوگ کوئی ایسی حرکت کر بیٹھیں جس سے میں اب تک جماعت کو روک رہا ہوں۔ اس لئے میں یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ اگر فرض کرلو۔ ہمارے شور کے نتیجہ میں گورنمنٹ حملہ آور کو ایسی ہی سزا دیدے جیسی بعض لوگ چاہتے ہیں۔ یا کوئی اور سخت دفعہ اس پر لگادے۔ اور اسے

تین یا چار سال کے لئے قید

کردے۔ یا فرض کرو۔ گورنمنٹ کچھ نہیں کرتی اور تم میں سے بعض جوشیلے اُٹھتے ہیں اور اسے مارتے پیٹتے ہیں۔ یا تم میں سے کوئی جوشیلا اُٹھتا ہے۔ اور فرض کرو۔ اسے قتل کر دیتا ہے۔ تو پھر کیا نتیجہ نکلے گا۔ ہمیں عقل سے کام لیکر سوچنا چاہئیے۔ کہ اگر ہم میں سے کوئی شخص ایسی حرکت کر بیٹھے۔ تو اس کا کیا نتیجہ ہوگا۔

سزا کے متعلق یاد رکھو۔ کہ اسلام کا حکم ہے۔ جزاءُ سیئةٍ سیئةٌ مثلها یعنی

سزا نوعیت کے مطابق ہوا کرتی ہے

کیا تم یہ خیال کرتے ہو۔ کہ جس طرح عملی طور پر اس کی حملہ کرتے وقت صرف دو لاٹھیاں چلیں گو نیت اس کی قتل کی تھی۔ اسی طرح اگر تم میں سے کوئی اس کو دو لاٹھیاں مار لیتا ہے تو کیا تم سمجھ سکتے ہو۔ اس طرح

جماعت کی عزت

محفوظ ہو جائے گی۔ یا کیا تم سمجھ سکتے ہو۔ کہ اس طرح اس ہتک کا ازالہ ہو جائے گا۔ جو اس وقت ہماری جماعت کی کی جارہی ہے اگر یہ نہیں ہوگا۔ تو پھر تم بدلہ لیکر کیا کر سکتے ہو۔ اور اگر تم میں سے کوئی اس کا یہ جواب دے۔ کہ ہم اسے دو لاٹھیاں کیوں ماریں گے۔ اسے قتل کیوں نہ کر دیں گے۔ تو میں تم سے یہ پوچھتا ہوں۔ کہ کیا یہ فعل اسلام میں جائز ہوگا۔ تاریخوں میں لکھا ہے

حضرت علی رضی اللہ عنہ

پر ایک شخص نے خنجر کے ساتھ حملہ کیا۔ اور آپ کا پیٹ چاک کر دیا۔ وہ پکڑا گیا۔ تو صحابہ نے آپ سے پوچھا۔ کہ ہم اس کے ساتھ کیا سلوک کریں۔ آپ نے حضرت امام حسن کو بلوایا۔ اور وصیت کی۔ کہ اگر میں مر جاؤں تو میری جان کے بدلے اس کی جان لے لی جائے۔ لیکن اگر میں بچ جاؤں۔ تو پھر اسے قتل نہ کیا جائے۔ کیسے

شدید احکام

ہیں۔ جو ہماری شریعت نے اس بارے میں دیئے ہیں۔ اور کس طرح ممکن ہے۔ کہ ہم انہیں نظر انداز کرسکیں۔ اگر دوسرا شعائر اللہ کی بے حرمتی کرتا ہے۔ تو کیا اس کے بدلہ میں ہم خود بھی

اللہ تعالیٰ کے احکام کی بے حرمتی

کرنے لگ جائیں۔ اور کیا یہ ہمارے لئے جائز ہوگا۔ میں اس پر تفصیلی روشنی پھر ڈالونگا۔ کہ ایسی صورت میں ہمیں کیا کرنا چاہئیے۔ فی الحال میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ اگر ہم میں سے کوئی شخص اس فعل کا ارتکاب کریگا۔ تو وہ دو بیوقوفیاں کریگا۔ ایک یہ کہ وُہ خدا کا جرم کریگا۔ اس لئے کہ جرم کی نوعیت کے خلاف اس نے سزا دی۔ جرم کی نوعیت کچھ اور سزا چاہتی تھی۔ اور اس نے کچھ اور سزا دی۔ اور پھر خود سزا دی۔ جو اس کے لئے جائز نہیں تھی۔ دوسرے یہ کہ وہ ایک بیفائدہ فعل کریگا۔ اس لئے کہ اس لڑکے کی حیثیت ہی کیا ہے۔ وُہ

ایک گداگر کا لڑکا

ہے۔ اس کو مار کر تم دنیا میں کیا تغیر کرلوگے کیا اس سے پہلے دنیا میں اس کا وجود کسی خاص فائدہ کا باعث ہے۔ کہ اب دُنیا کو تم اس سے محروم کر دوگے۔ پھر جبکہ یہ فعل اس کا نہیں بلکہ یہ فعل ان انگیخت اور سازش کرنے والوں کا ہے۔ جو

احرار کے لیڈر

بنے پھرتے ہیں۔ یہ فعل ان حکام کا ہے جو احرار کی پیٹھ بھرتے ہیں۔ تو اگر تم اُسے مارپیٹ لوگے یا قتل بھی کر دوگے تو سوائے گنہگار رہنے کے اور کیا فائدہ ہوگا۔ اس طرح تو تم

قانون کے بھی گنہگار بنوگے اور شریعت کے بھی گناہ گار

بنوگے۔ پس تم دو بیوقوفیاں کروگے۔ ایک شریعت کے خلاف چلوگے۔ اور ایک بیفائدہ کام کروگے۔ اس لڑکے کی تو دُنیا میں کوئی حیثیت ہی نہیں۔ وُہ تو دُنیا میں پیدا ہوا نہ ہوا برابر ہے۔ پس اس فعل سے اسے کیا نقصان پہونچ جائیگا۔ پھر اگر تم یہ فعل کر بھی لو۔ تو احمدیت کو اس سے کیا فائدہ ہوگا۔ صرف یہ ہوگا۔ کہ

جماعت کی بدنامی

ہوگی۔ اور دشمن کو اور زیادہ اعتراض کرنیکا موقع مل جائیگا۔ وہاں اس سے دشمن ضرور فائدہ اٹھا لیگا۔ جیسے مستری محمد حسین مارا گیا۔ تو انہوں نے بڑے فخر سے کہنا شروع کر دیا۔ محمد حسین شہید مستری کا لفظ بھی اب وُہ اس کے لئے استعمال نہیں کرتے۔ بلکہ بعض جگہ تو میں نے مولوی محمد حسین لکھا ہوا دیکھا ہے۔ پس تم جانتے ہو۔ تمہارے اس فعل کا کیا نتیجہ ہوگا۔ صرف یہ نتیجہ نکلے گا۔ کہ دشمن اسے بڑے بڑے القاب دے دیگا۔ اور کہیگا۔ جناب مولانا محمد حنیف شہید۔ اگر تم کہو۔ کہ دشمن کا یہ

غلط پروپیگنڈا

ہوگا۔ تو تم یاد رکھو تم تھوڑے ہو۔ اس لئے تمہاری ہر بات غلط ہے۔ اور دشمن کثیر ہے۔ اور اس کی ہر بات صحیح مانی جاتی ہے۔ کیا تم نے سنا نہیں کہ ایک امیر آدمی کی کسی مجلس میں بیٹھے ہوا خارج ہوگئی۔ تو لوگ کہنے لگے دیکھو انہوں نے کیا خوب حدیث پر عمل کیا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہوا کو روکنا نہیں چاہئیے۔ پھر طب سے بھی ثابت ہے۔ کہ اگر ہوا روکی جائے۔ تو اس سے نقصان پہنچتا ہے۔ دوسرے ہی دن یہ دیکھ کر کسی نوجوان نے جو ساتھ ہی بے شرم بھی تھا۔ مجلس میں یہی حرکت کردی۔ تو ہر طرف سے یہ آواز آنے لگی۔ کہ کیا نامعقول ہے۔ کیسا بے حیا اور بے شرم ہے

مجلس کے آداب

کا اس نے کوئی خیال نہیں رکھا۔ تو اس وقت دنیا میں اخلاق حکومت نہیں کررہے۔ بلکہ حکومت ڈنڈا کر رہا ہے۔ تمہارے تمام دلائل کو بیہودہ سمجھا جائے گا کیونکہ تم تھوڑے ہو۔ اور ان کی ہر بات کو سچا سمجھا جائے گا۔ کیونکہ وہ زیادہ ہیں۔ تم میں سے ایک کا فعل جماعت احمدیہ کے سالہا سال کے قائم شدہ وقار کو برباد کردے گا جیسے محمد حسین کا واقعہ ہوا۔ دشمن کو ہمارے خلاف پروپیگنڈا کرنے کا موقع مل جائے گا۔ اور وہ ایک ذلیل لڑکے کے متعلق یہ مشہور کرنے لگ جائیں گے۔ کہ وہ دین کے لئے اپنی جان قربان کرنے والا۔ اسلام کا خادم اور مجاہد اور کیا کیا تھا۔ اور پھر تمام عالم اسلام سے اس کی یادگار کے لئے

چندے بٹورنے کی کوشش

کی جائے گی۔ اور کہا جائے گا کہ ہم اس کی یاد میں کالج کھولنا چاہتے ہیں۔ مدرسہ قائم کرنا چاہتے ہیں۔ گو آخر میں یہ تمام چندہ احرار کی جیب میں ہی چلا جائے۔ پھر وہ شخص [illegible] اس قسم کی حرکت کرے گا۔ قانون کی [illegible] تو وہ کبھی بچ نہیں سکے گا۔ ان حالات [illegible] سوچو کہ ہمیں کیا فائدہ ہوگا۔ اس [illegible] نتیجہ ہوگا۔ کہ ہمارا ایک وجود جو [illegible] سے ہزاروں درجے بڑھ کر ہوگا۔ ضائع ہو جائے گا۔ مگر میں ایک جاہل سے جاہل اور ادنےٰ سے ادنےٰ احمدی کے متعلق یہ وہم نہیں کر سکتا۔ کہ اس کی قیمت اور حنیف کی قیمت برابر ہے۔ ہم میں سے جو سب سے چھوٹا ہے۔ وہ اس مارنے والے سے

سینکڑوں درجے زیادہ قیمت

رکھتا ہے۔ پس کیا تم نے کبھی دیکھا کہ کوئی شخص پیسے کے لئے اشرفی قربان کرے اگر نہیں تو جو شخص اس قسم کے فعل کا خیال بھی اپنے دل میں لائے گا۔ وہ اپنی نہیں بلکہ

احمدیت کی قیمت کو گرانے والا

ہوگا۔ سیاسی طور پر مارنے والے کا کوئی جرم نہیں۔ کیونکہ جرم یا احرار لیڈروں کا ہے یا حکومت کا۔ عقلی طور پر وہ کوئی خاص پوزیشن نہیں رکھتا۔ تمدنی طور پر اس کا لوگوں پر کوئی اثر نہیں۔ پھر اس قسم کی حرکت اگر ہم میں سے کوئی شخص کرے گا تو اس کا کیا فائدہ ہوگا۔ پس اس موقعہ پر جہاں میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ وہ صبر و ضبط سے کام لے۔ اور اپنے جوشوں کو دبا رکھے۔ وہاں حکومت کو بھی نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اس قسم کے آدمیوں کو کچھ عرصہ کے لئے قادیان سے باہر رکھے کیونکہ ہر قسم کی نصیحت کے باوجود اس وقت

طبائع میں سخت جوش

ہے۔ اور کوئی گورنمنٹ لوگوں کی طبائع کے جوش کو نظر انداز نہیں کرسکتی۔ اگر ایک ہزار افراد کا مجمع ہو۔ تو اسے بھی کنٹرول میں رکھنا مشکل ہوتا ہے۔ پھر ہماری جماعت تو خدا تعالےٰ کے فضل سے بہت زیادہ ہے اور مختلف طبائع کے لوگ اس میں شامل ہیں۔ ان سب کو قابو میں رکھنا بہت زیادہ مشکل کام ہے۔

گورنمنٹ کے اعداد و شمار

کے لحاظ سے آج سے چار سال پہلے ہماری جماعت کی تعداد پنجاب میں چھپن ہزار تھی۔ اور اگر پنجاب میں ہماری تعداد چھپن ہزار تھی۔ تو گورنمنٹ کو تسلیم کرنا پڑیگا کہ سارے ہندوستان میں ہماری جماعت کی تعداد ایک لاکھ سے کسی صورت میں کم نہیں ہوسکتی۔ ۱۹۲۱ء کی مردم شماری میں گورنمنٹ کے نقطۂ نگاہ کے ماتحت پنجاب میں ۲۸ ہزار احمدی تھے۔ لیکن ۱۹۳۱ء کی مردم شماری میں چھپن ہزار ہوگئے۔ گویا احمدی

دس گیارہ سال کے عرصہ میں دوگنے

ہو جاتے ہیں۔ پس گورنمنٹ کو اپنے اعداد و شمار کے رو سے بھی تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ اگر ۱۹۳۱ء میں پنجاب میں چھپن ہزار احمدی تھے۔ تو اب ۱۹۳۵ء میں ۸۰ ہزار ہوگئے ہیں اور اگر ۱۹۳۱ء میں تمام ہندوستان میں ایک لاکھ احمدی تھے۔ تو اب ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ ہو چکے ہیں۔ ان پنجاب کے ۸۰ ہزار یا ہندوستان کے ڈیڑھ لاکھ احمدی افراد کو قابو میں رکھنا سخت مشکل کام ہے۔ اسی واقعہ کے متعلق کئی لوگوں نے مجھے لکھا ہے۔ کہ آپ ہمارے ہاتھوں کو روک کر ہمیں بے غیرت بناتے ہیں۔ بلکہ کئی لوگوں نے لکھا ہے۔ کہ اگر آپ کی اس نصیحت پر عمل کیا جائے۔ تو جماعت تباہ ہو جائے۔ میں جانتا ہوں۔ کہ

لکھنے والے مخلص ہیں

اور میں یہ بھی جانتا ہوں۔ کہ جب وہ یہ الفاظ لکھ رہے تھے۔ تو انہیں معلوم نہیں تھا۔ کہ ان کا مفہوم کیا نکلتا ہے۔ مگر اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ بعض طبائع میرے روکنے کے باوجود نہیں رکتیں۔ اور بعض طبائع میرے متعلق سمجھتی ہیں۔ کہ میں انہیں تباہی کی طرف لے جارہا ہوں۔ ایسی حالت میں گورنمنٹ کا یہ امید رکھنا کہ ہماری جماعت کے کسی فرد سے کوئی غلطی نہ ہو بہت بڑی امید ہے۔ اور

گورنمنٹ کا فرض

ہے۔ کہ وہ اس صورت حالات کا جو ہمارے خلاف پیدا ہے۔ فوری تدارک کرے ورنہ اگر کوئی ناخوشگوار واقعہ ہوا۔ تو اس کی ذمہ داری زیادہ تر گورنمنٹ پر عائد ہوگی۔ احراریوں پر کم ہوگی۔ کیونکہ ان کا کام ہی فتنہ و فساد پیدا کرنا ہے۔ احمدیوں پر نہیں ہوگی۔ کیونکہ وہ مظلوم ہیں۔ اور وہ دشمنوں کی طرف سے بے حد ستائے گئے ہیں۔ غرض

اس کی اصل ذمہ داری

گورنمنٹ پر ہوگی۔ جو قیام امن کے لئے قائم کی گئی ہے۔ اور اپنی ذمہ داریوں سے غافل ہے۔ پس باوجود میری کوششوں اور جماعت کے دوسرے مخلصین کی ان کوششوں کے کہ فساد نہ ہو۔ کسی قسم کا جھگڑا نہ ہو۔ اور باوجود اس کے کہ گورنمنٹ اپنے سلوک کی وجہ سے اب اس بات کی مستحق نہیں ہے کہ اس کے ساتھ تعاون کیا جائے۔ گورنمنٹ اگر ہم سے کسی چیز کی امید کرسکتی ہے۔ تو وہ وہی ہے۔ جس کے کرنے کا مذہب ہمیں حکم دیتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ حکومت وقت کے

قوانین کی فرمانبرداری

کرو۔ پس ہم اس کے قوانین کی فرمانبرداری کرینگے۔ لیکن گورنمنٹ اب یہ ہم سے امید نہیں کرسکتی۔ کہ ہم اس کے ساتھ ویسا تعاون کریں۔ جیسا کہ پہلے کیا کرتے تھے۔ جب تک کہ جن جن کر ان

سرکاری افسروں کو عبرتناک سزا

نہ دی جائے۔ جن کا اس فتنہ کے پھیلانے میں دخل ہے۔ خواہ وہ چھوٹے افسر ہوں یا بڑے۔ اور جب تک کہ سلسلہ کی ہتک کا ازالہ نہ کیا جائے۔ مگر باوجود اس کے سلسلہ کی نیکنامی کی خاطر ہم تیار ہیں۔ کہ لوگوں کو اپنے

جذبات پر قابو رکھنے کی نصیحت

کریں۔ گو ممکن ہے ہماری ہر قسم کی کوششوں کے باوجود بھی کوئی شخص اپنے جوش کو ظاہر کر بیٹھے۔ پنجاب کے ایک نہایت ہی ذمہ دار شخص کے سامنے ایک اور ذمہ دار شخص نے کہا۔ میرے پاس اس شخص کی تحریر بھی موجود ہے۔ اور اگر موقعہ ہوا۔ تو میں اسے ظاہر کردوں گا کہ ہم کو احمدیوں پر یقین ہے۔ کہ وہ فساد نہیں کریں گے۔ یعنی چونکہ ہم جانتے ہیں۔ کہ وہ فساد نہیں کریں گے۔ اس لئے ہمیں زیادہ فکر نہیں۔ گویا احمدی جماعت کو اس کی

شرافت کی وجہ سے

قربان کیا جاتا ہے۔ حالانکہ اس حقیقت کو تسلیم کرلینے کے بعد اگر احمدیوں کی اس قربانی کی قدر نہ کی جائے۔ تو اخلاقی طور پر گورنمنٹ پر اتنی بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ اس کے پاس موجودہ صورت حالات کے متعلق کوئی جواب ہی باقی نہیں رہتا۔

میں اس موقعہ پر آپ لوگوں کو اسلامی سزا کے چند طریق بھی بتا دیتا ہوں۔ کیونکہ بہرحال کوئی بھی موقعہ ہو ہم اسلام سے باہر نہیں جاسکتے اسلام ہی ہمارا اوڑھنا ہے۔ اور اسلام ہی ہمارا بچھونا ہے۔ اور اسلام ہی ہماری غذا اور ہماری

...نت و آرام کا ذریعہ ہے۔ جیسے مچھلی پانی کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی ہم اسلام کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں سزا کے متعلق فرماتا ہے۔ کہ جزاء سیئۃ سیئۃ مثلھا کہ اصول سزا کا یہ ہے کہ جیسا جرم ہو اس کے مطابق سزا ہو۔ دوسرے قرآن اور احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ

سزا کی برابری سے مراد

اس کی ظاہری شکل نہیں ہوتی۔ یہ نہیں کہ کوئی عورت گذر رہی ہو اور کوئی بدمعاش اسے چھیڑے یا اس کا برقع اتار لے۔ تو سزا دیتے وقت اس کی بیوی یا بہن کو بلایا جائے اور اس کا برقع اتارا جائے۔ بلکہ برابری سے مراد باطنی برابری ہے۔ گو بعض جگہ ظاہری شکل بھی لی جاتی ہے۔ خصوصاً جسمانی حملہ کی صورت میں لیکن عام طور پر باطنی شکل لی جاتی ہے۔ جیسے زنا ہے اس کی سزا شریعت نے بعض حالتوں میں کوڑے اور بعض حالتوں میں سنگساری رکھی ہے۔ گو

سنگساری کی سزا میں اختلاف

ہے۔ مگر میں اس وقت مسئلہ بیان نہیں کر رہا۔ بلکہ ایک مثال دے رہا ہوں۔ اب زنا کا کوڑوں یا سنگساری سے کیا تعلق ہے۔ صاف پتہ لگتا ہے کہ سزا کی برابری سے مراد ظاہری شکل کی برابری نہیں۔ مگر جسمانی ایذا کے متعلق عام طور پر سزا میں ظاہری شکل قائم رکھی جاتی ہے قرآن کریم میں آتا ہے

الحر بالحر والعبد بالعبد

اگر زید بکر کو یا بکر زید کو جسمانی طور پر کوئی ایذا دیتا ہے۔ اور زید بڑا آدمی ہے۔ تو یہ نہیں ہوگا کہ اگر بکر نے زید کو ایک لٹھ ماری ہے تو زید کے بڑے ہونے کی وجہ سے بکر کو پانچ سو لٹھ ماری جائیں اس نے اگر ایک سوٹی ماری ہے تو اسے بھی ایک ہی سوٹی ماری جائے گی۔ اس خیال سے دو نہیں ماری جائیں گی۔ کہ زید بڑا اور بکر چھوٹا ہے۔ تیسرے شریعت اسلامی نے

ایذا اور اس کے نتیجہ کو الگ الگ جرم

قرار دیا ہے۔ اس بارے میں شریعت اسلامی انگریزی قانون سے مختلف ہے انگریزی قانون کے ماتحت اگر کوئی شخص کسی کو قتل کرتا ہے۔ تو اسے قتل کی ہی سزا دی جائے گی۔ وہ یہ نہیں دیکھیں گے کہ کس طرح قتل کیا گیا۔ فرض کرو ایک شخص گولی مار کر دوسرے کو مار دیتا یا تلوار چلا کر اس کی گردن اڑا دیتا ہے۔ یا اپنی طرف سے تو اسے مار دیتا ہے لیکن وہ چند دن بیمار رہ کر مرتا ہے۔ اب مارنے والے کی نیت فوری طور پر اسے مارنا تھی نہیں تھی۔ کہ ایذا دے دے کر مارے گو یہ الگ بات ہے کہ وہ ایذا سہہ سہہ کر مرا۔ لیکن ایک اور شخص ہے وہ اپنے دشمن کو پکڑتا ہے اور پہلے اس کی ایک انگلی کاٹتا ہے پھر دوسری پھر تیسری پھر چوتھی۔ اسی طرح وہ ایک ایک کر کے دونوں ہاتھ کی انگلیاں کاٹتا ہے پھر پاؤں کی انگلیاں کاٹتا ہے۔ پھر ناک کاٹ دیتا ہے۔ پھر آنکھیں نکال لیتا ہے اور اس طرح ایذا دے دے کر مارتا ہے ہماری شریعت ایسے موقعوں پر

ایذا کی الگ سزا

دے گی اور قتل کی الگ دیگی۔ اگر قاتل نے فوری طور پر قتل کیا ہے۔ تو اسے بھی قتل کر دیا جائیگا اور اگر اس نے ایذا دے دے کر مارا ہے۔ تو اسے بھی ایذائیں دے کر مارا جائیگا۔ جیسے احادیث میں آتا ہے کہ کچھ لوگ بعض صحابہ کو پکڑ کر لے گئے

لوہے کی گرم گرم سلاخیں

انہوں نے ان کی آنکھوں میں پھیریں اور پھر قتل کر دیا۔ جب وہ پکڑے ہوئے آئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انہیں بھی اسی طرح مارو۔ پہلے لوہے کی سلاخیں گرم کر کے ان کی آنکھوں میں ڈالو۔ اور پھر قتل کر دو۔

انگریزی قانون

میں چونکہ یہ توضیح نہیں۔ اس لئے انگریزوں کو اس کا نتیجہ بھی بھگتنا پڑتا ہے۔ سرحد میں پٹھان بعض دفعہ انگریزوں اور میموں کو اٹھا کر لے جاتے اور انہیں سخت ایذائیں دے دے کر مارتے ہیں۔ جب وہ پکڑے جاتے ہیں تو انگریزوں کو سخت غصہ آتا ہے مگر قانون کی پابندی میں صرف پھانسی دے سکتے ہیں اور کچھ نہیں کر سکتے۔ البتہ پولیس والے بعض دفعہ ان کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے وہ مار مارتے ہیں۔ جسے پنجابی میں

گجھی مار

کہتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ قاتل کے لواحقین پھر بھی خوش ہوتے ہیں۔ کہ گو انہوں نے بدلہ میں ہمارا آدمی مار دیا۔ مگر اسے وہ ایذا تو نہیں دے سکے جو ہم نے ان کے آدمی کو دی تھی۔ اگر انگریزی قانون کی بجائے شریعت کا قانون نافذ ہوتا۔ تو شریعت کہتی۔ جیسی ایذا مقتول کو دی گئی ہے۔ ویسی ہی ایذا پہلے قاتل کو دی جائے اور پھر اسے قتل کیا جائے

چوتھے

انفرادی جرم اور قومی جرم

میں اسلام نے فرق رکھا ہے۔ انفرادی جرم کی اور سزا ہوگی۔ اور قومی جرم کی اور۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ الفتنۃ اشد من القتل یعنی فتنہ و فساد بعض دفعہ قتل سے بھی زیادہ سنگین جرم ہو جاتا ہے۔

پانچویں سزا شریعت نے

حکومت کے اختیار میں

رکھی ہے۔ یہ اجازت نہیں دی۔ کہ جس نے کوئی جرم کیا ہو۔ اُسے انسان خود بخود سزا دیدے لیکن (۲) شریعت

خود حفاظتی کی اجازت

دیتی ہے۔ یہ نہیں کہتی۔ کہ اگر کوئی حملہ کرے تو اس وقت اپنے آپ کو اس کے حملہ سے نہ بچایا جائے۔ چنانچہ رسول کریم صلے کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک اپنا واقعہ احادیث میں بیان ہوا ہے۔ ایک دفعہ آپ گھر میں تشریف رکھتے تھے۔ آپ کی ایک بیوی نے کہا۔ یا رسول اللہ ابھی ایک شخص کو میں نے دیکھا۔ وہ سوراخ میں سے ہمارے گھر میں جھانک رہا تھا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے پہلے کیوں نہ بتایا۔ میں نیزے سے اس کی

آنکھ پھوڑ دیتا

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ خود حفاظتی جائز ہے۔ مگر یہ خود حفاظتی صرف اس وقت جائز ہوتی ہے۔ جب کوئی شخص حملہ کر رہا ہو اگر چلا گیا ہو۔ تو پھر اس کے پیچھے بھاگ کر اس پر حملہ کرنا جائز نہیں۔ کیونکہ اگر بعد میں بھی حملہ جائز ہوتا۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ نہ فرماتے۔ کہ مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا۔ ورنہ میں اس کی آنکھ پھوڑ دیتا۔ آپ بعد میں بھی اس کی آنکھ پھوڑ سکتے تھے۔ مگر آپ نے ایسا نہ کیا۔

ساتویں۔ کسی جرم کی انگیخت کرنے والے کو شریعت اصل مجرم قرار دیتی ہے۔ اگر انگیخت کے ماتحت کوئی اور حملہ کرتا ہے۔ تو گو وہ بھی مجرم ہوتا ہے۔ مگر

اصل مجرم وہ ہوتا ہے جس نے انگیخت کی

ان اصول کو ہمیشہ یاد رکھو۔ اور سمجھ لو۔ کہ سزا دینا حکومت کا کام ہے۔ نہ تمہارا۔ اور سزا نوعیت کے مطابق ہونی چاہیئے۔ لیکن اگر حکومت غفلت سے کام لیتی اور مجرم کو سزا نہیں دیتی بلکہ اُسے چھوڑ دیتی ہے۔ تو شریعت نے اس کا بھی علاج بتایا ہے۔ مگر اس سے پہلے ضروری ہوگا کہ

گورنمنٹ کی غفلت

ثابت کی جائے۔ اگر گورنمنٹ کی غفلت ثابت ہو جائے۔ اور معلوم ہو۔ کہ اس نے لاپروائی سے کام لیکر فساد کو بڑھنے دیا ہے۔ تو شریعت نے ہمارے ہاتھ بالکل باندھ نہیں دیئے۔ بلکہ اور باتیں بھی ہیں بتائی ہیں۔

ہماری شریعت خدا تعالیٰ کے فضل سے مکمل ہے۔

لیکن چونکہ اب تین بج چکے ہیں۔ اس لئے بقیہ باتیں انشاء اللہ تعالیٰ اگلے خطبہ میں بیان کرونگا:۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لخت جگر حضرت مرزا شریف احمد صاحب پر ایک احراری غنڈے کا قاتلانہ حملہ

احمدی جماعتوں میں جوش اور اضطراب کی زبردست لہر

انجمن احمدیہ کوہاٹ

۱۱۔جولائی احمدیہ انجمن کا ایک اجلاس مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا جس میں حسب ذیل قرارداد پاس کی گئی۔

یہ اجلاس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرزند حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر ایک احراری کے وحشیانہ حملہ کے خلاف انتہائی نفرت اور غصہ کا اظہار کرتا ہے۔ اور یہ بات واضح کرتے ہوئے کہ جماعت کی معزز اور مقدس ہستیوں پر اس قسم کے حملے ملک کے امن وامان کو تباہ کرنے پر منتج ہونگے۔ گورنمنٹ سے درخواست کرتا ہے۔ کہ اس فتنہ کو روکنے کے لئے فوری تدابیر عمل میں لائے۔ ورنہ ہر احمدی خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے افراد کی جان وعزت کی حفاظت کے لئے ہر قربانی کرنے کے لئے تیار ہے خاکسار [illegible] جنرل سیکرٹری

[illegible]

نیشنل لیگ دہلی

۱۲۔جولائی ۱۹۳۵ء نیشنل لیگ دہلی کا ایک جلاس منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں باتفاق رائے پاس کی گئیں:-

(۱) یہ اجلاس ہز ایکسیلنسی وائسرائے بہادر کی توجہ ایک احراری غنڈے کے حضرت صاحبزادہ مرزا شریف صاحب پر حملہ کی طرف مبذول کراتا ہوا درخواست کرتا ہے۔ کہ اس معاملہ میں فوری کارروائی کی جائے۔ اور ملزم اور انگیخت کرنے والوں کو قرار واقعی سزا دلائی جائے۔ (۲) اس واقعہ سے چونکہ ہمارے جذبات بُری طرح مجروح ہوئے ہیں۔ اور صبر ہمارے ہاتھوں سے نکل رہا ہے۔ اس لئے یہ اجلاس ہز ایکسیلنسی سے اس معاملے میں فوری کارروائی کی توقع رکھتا ہے۔ سیکرٹری نیشنل لیگ دہلی۔

نیشنل لیگ گنج مغلپورہ

نیشنل لیگ گنج کی طرف سے مندرجہ ذیل مراسلہ ہز ایکسیلنسی وائسرائے بہادر اور ہز ایکسیلنسی گورنر بہادر پنجاب کی خدمت میں بھیجا گیا۔

یور ایکسیلنسی نہایت مؤدبانہ طور پر میں نیشنل لیگ گنج کی طرف سے مندرجہ ذیل معروضات پیش کرنے کی التجا کرتا ہوں:-

جماعت احمدیہ کی مقدس اور محترم ہستی حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب برادر خورد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ پر ایک احراری کے حملہ کی خبر سے جو جذبات رنج والم ہمارے دل میں پیدا کئے ہیں۔ ان کا بیان حیطۂ قلم سے باہر ہے:-

احراریوں کی قادیان میں شرانگیزیوں۔ اور امن کو برباد کرنے کی انتہائی کوششوں کے پیش نظر ہم یقین رکھتے ہیں۔ کہ یہ قاتلانہ حملہ احراری فتنہ پردازوں کی کسی سازش کا نتیجہ ہے۔ اور ہمیں احتمال ہے۔ کہ یہ ان کے آئندہ کے لئے بدارادوں کا پیش خیمہ ہے:-

اگر قرآن مجید۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم حکومت وقت کے قانون کی خلاف ورزی کرنے۔ اور قانون کو اپنے ہاتھوں میں لینے سے منع نہ کرتی۔ تو ہم بھی احراریوں کی ان قبیح حرکات کا ویسا ہی جواب دیتے اور قادیان میں جو ہمارا مذہبی مرکز ہے۔ احراری غنڈوں کا احراری ملاؤں کی انگیخت پر ایسی ہستیوں پر حملے کرنا۔ جن کی عزت اور جان کی حفاظت کے لئے ہم ہر وقت اپنا خون بہا دینے کو تیار ہیں۔ ناممکن ہوتا:-

احراری غنڈے کا یہ حملہ ہمارے صبر کے پیمانہ کو لبریز کرنے کے لئے آخری حیلہ ہے کیونکہ ہم ایک عرصہ سے جماعت احمدیہ کی واجب الاطاعت ہستیوں کی احراریوں کے ہاتھوں توہین برداشت کرتے چلے آئے ہیں:-

میں یور ایکسیلنسی سے ملتجی ہوں۔ کہ حضور اس معاملہ میں فوری کارروائی عمل میں لانے کا حکم صادر فرما کر برطانوی عدل وانصاف کا عملی ثبوت بہم پہنچائیں۔ تاکہ کرۂ زمین کے تمام احمدیوں کے جذبات رنج والم اور اس انتہائی صدمہ کا جو اس حملہ کی وجہ سے انہیں پہنچا ہے۔ ازالہ ہو سکے:- یور ایکسیلنسی کا ادنےٰ خادم محمد لطیف پریذیڈنٹ نیشنل لیگ گنج:-

احمدیہ ایسوسی ایشن کٹک

۱۲۔جولائی ۱۹۳۵ء۔ احمدیہ ایسوسی ایشن کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں حسب ذیل قراردادیں پاس کی گئیں۔

(۱) یہ اجلاس سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مقدس بانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرزند حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر ایک احراری کے حملہ کی مذمت کرتا ہوا حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف کی درازئ عمر کے لئے دعا کرتا ہے:-

(۲) یہ اجلاس پنجاب گورنمنٹ سے پُرزور درخواست کرتا ہے۔ کہ برطانوی عدل کی روایات کو قائم رکھتے ہوئے احراریوں کی خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف ان متشددانہ حرکات اور جماعت احمدیہ کے خلاف ناپاک پراپیگنڈے کو روکنے کے لئے فوری کارروائی عمل میں لائے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دنیا کا ہر احمدی اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھتا ہے ایس۔ اے۔ منیم بی۔ اے [illegible]

احمدیہ ینگ مینز کلکتہ

۱۴۔جولائی ۱۹۳۵ء۔ احمدیہ ینگ مینز کلکتہ کا ایک عام اجلاس احمدیہ ایسوسی ایشن ہال واقعہ ۲۷۔ چیت پور روڈ میں منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں پاس کی گئیں:-

(۱) یہ اجلاس حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر ایک احراری غنڈے کے وحشیانہ حملہ کی انتہائی مذمت کرتا ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں ان کے معجزانہ طور سے بچ جانے پر ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہے۔ اور ان کی درازئ عمر اور ظفر [illegible] کے لئے دعا کرتا ہے۔

(۲) یہ اجلاس یقین رکھتا ہے۔ کہ یہ صورت حالات اس وقت تک جاری رہیگی جب تک کہ ضلع گورداسپور (پنجاب) کے ذمہ دار حکام تبدیل کر کے ان کی جگہ انگریز افسر مقرر نہ کئے جائیں:-

(۳) یہ اجلاس حکومت ہند سے درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ ضلع گورداسپور کے ذمہ دار حکام کے رویہ کی تحقیقات کرائے۔ اور اس امر کے لئے ایک آزاد اور غیر جانبدار کمیشن جو ہائی کورٹ کے ججوں پر مشتمل ہو۔ مقرر کرے:-

خاکسار۔ ڈی۔ اے۔ خان۔ بی اے۔ بی۔ ایل۔ پلیڈر:-

جماعت احمدیہ حیدرآباد سندھ

۱۲ جولائی جماعت احمدیہ حیدرآباد سندھ کا ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت جناب شیخ عظیم الدین صاحب منعقد ہوا جس میں حسب ذیل ریزولیوشن پاس کئے گئے۔

۱۔ جماعت احمدیہ حیدرآباد سندھ کا یہ اجلاس گورنمنٹ سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ جماعت احمدیہ کے محترم اور مقدس مقام قادیان میں جو آئے دن فسادی اور شریر احراری فساد اور ظلم کرتے رہتے ہیں۔ ان کا پورا پورا انسداد کرے۔ اور ان کی شرارتوں کی ان کو سزا دے۔

۲۔ جماعت احمدیہ حیدرآباد سندھ گورنمنٹ پنجاب اور گورنمنٹ ہند سے پُرزور مطالبہ کرتی ہے۔ کہ ہمارا پُرامن رہنا اور صبر اور برداشت سے کام لینا صرف مذہبی حکم کے ماتحت ہے اس کے ہرگز یہ معنے نہیں۔ کہ ہماری غیرتوں اور احساسات کا خیال نہ کیا جائے۔ اور ہمارے امام اور دیگر بزرگ ہستیوں کی عزتوں پر ہاتھ دراز کیا جاوے۔ ہم یہ کسی طرح برداشت نہیں کرسکتے۔ کہ ہمارے پاک اور مقدس مقامات یا مقدس افراد کی ہتک کی جائے۔

۳۔ جماعت احمدیہ حیدرآباد سندھ کا یہ اجلاس حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر ایک احراری کے قاتلانہ حملہ کی طرف گورنمنٹ کو توجہ دلاتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ اس کے ایک مقدس اور پاک وجود پر حملہ کرنے والے کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ (خاکسار منظور احمد)

جماعت احمدیہ چک ۳۱۲

۱۲ جولائی مسجد احمدیہ میں زیر صدارت جناب چودھری باغ دین صاحب جماعت احمدیہ چک ۳۱۲ (جھنگ برانچ) کا ایک غیر معمولی جلسہ ہوا جس میں احمدی مرد عورتیں اور بچے سب شامل تھے۔ بالاتفاق یہ ریزولیوشن منظور ہوا۔ کہ ہمیں اس خبر سے کہ ایک احراری بدبخت نے ہماری نہایت محترم معزز۔ مقتدر اور محبوب ہستی حضرت مرزا شریف احمد صاحب پر ۸ جولائی کو دن دہاڑے قاتلانہ حملہ کیا ہے۔ بہت ہی دکھ۔ رنج اور ناقابل برداشت صدمہ پہونچا ہے اور ہم اس پر اپنے انتہائی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔ (خاکسار محمد حسین سیکرٹری تبلیغ)

جماعت احمدیہ مانگٹ اونچے

۱۲ جولائی جماعت احمدیہ مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ کا ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت میاں پیر محمد صاحب منعقد ہوا۔ اور مندرجہ ذیل ریزولیوشنز باتفاق رائے پاس کئے گئے۔

۱۔ یہ اجلاس حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر ایک احراری کے حملے کو نہایت نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ اور گورنمنٹ سے درخواست کرتا ہے۔ کہ ملزم اور اس کے شرکاء کو کیفر کردار تک پہونچائے۔

۲۔ اجلاس ہذا حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے بال بال بچ جانے پر حضرت امیر المومنین اور خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جملہ افراد کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتا ہے۔ (خاکسار محمد علی)

نیشنل لیگ گوکھووال

۱۲ جولائی نیشنل لیگ گوکھووال ۱۲۱ ج۔ب لائلپور کا ایک غیر معمولی اجلاس بصدارت چودھری محمد اسمٰعیل صاحب منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قرارداد پاس کی گئی۔

یہ اجلاس ایک احراری غنڈے کے حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر حملہ کو نہایت نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ اور حکومت سے درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ اس معاملہ میں پوری پوری تحقیق کر کے ملزم کو قرار واقعی سزا دلائے۔ (عبد الغفور سیکرٹری)

جماعت احمدیہ حافظ آباد

۱۲ جولائی بعد نماز جمعہ جماعت احمدیہ حافظ آباد کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشنز باتفاق رائے پاس کئے گئے۔

۱۔ جماعت احمدیہ حافظ آباد کا یہ اجلاس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے فرزند ارجمند حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر ایک احراری غنڈے کے قاتلانہ حملہ کو نہایت نفرت و حقارت اور غم و غصہ کی نظر سے دیکھتا ہے۔ اور گورنمنٹ سے پُرزور درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ ملزم کو کیفر کردار تک پہنچا کر اسی قسم کے بدطینتوں کے لئے سامانِ عبرت پیدا کرے۔ اور اس فتنہ انگیزی کے پس پردہ جو سازش کام کر رہی ہے۔ اس کا قلع قمع کرے

۲۔ جماعت احمدیہ کے مرکز قادیان میں احرار کی طرف سے جماعت احمدیہ کے خلاف ایک عرصہ سے متواتر اشتعال انگیزی کی جا رہی ہے۔ بزرگانِ سلسلہ کے خلاف گند اچھالا جاتا ہے۔ احمدیوں کی جائدادوں پر بے جا تصرف اور قبضہ کیا جاتا ہے۔ امن پسند احمدیوں کو زد و کوب کیا جاتا ہے۔ باوجود ان مظالم کے مظلوم احمدیوں کی کوئی فریاد نہیں سُنی جاتی اس لئے یہ اجلاس گورنمنٹ عالیہ کی خدمت میں مؤدبانہ درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ ایک آزاد کمیشن مقرر کر کے تمام حالات کی تحقیقات کرائے (سیکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ حافظ آباد)

احمدیہ ینگ مینز ایسوسی ایشن کاٹھ گڑھ

انجمن نوجوانانِ جماعت احمدیہ کاٹھ گڑھ ضلع ہوشیارپور کا ایک غیر معمولی اجلاس ۱۵ جولائی کو منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشنز متفقہ طور پر پاس کئے گئے۔

۱۔ یہ اجلاس حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر ایک احراری غنڈے کے قاتلانہ حملہ کو انتہائی رنج اور غصے کی نظر سے دیکھتا ہے۔ اور پورے اخلاص کے ساتھ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں ملتجی ہے۔ کہ حضور ممبران انجمن ہذا کو سلسلہ کی بزرگ اور واجب الاحترام ہستیوں اور شعائر اللہ کی حفاظت کے لئے قربانی کرنے کی اجازت عطا فرمائیں۔

۲۔ اجلاس ہذا اس قاتلانہ حملہ کو کسی منظم سازش کا نتیجہ سمجھتا ہے۔ اور گورنمنٹ سے پُرزور درخواست کرتا ہے۔ کہ احراریوں کی شرارتوں اور اشتعال انگیزیوں کی مکمل اور فوری تحقیقات کرائے۔ اور حملہ آور اور اس کے شرکاء کو قرار واقعی سزائیں دلائے۔

۳۔ اجلاس ہذا اللہ تعالےٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتا ہے۔ کہ اس نے محض اپنے فضل سے حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف کو محفوظ رکھا۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ و حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب و تمام خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت مبارک میں حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف کے بال بال بچ جانے پر مبارکباد پیش کرتا ہے۔ اور دعا کرتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام و دیگر تمام احمدیوں کو مخالفین کی شرارتوں سے محفوظ رکھے۔ آمین (عبد المومن خاں سیکرٹری)

جماعت احمدیہ اکھنور

۱۲ جولائی زیر صدارت مستری فضل کریم صاحب جماعت احمدیہ اکھنور کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشنز باتفاق رائے پاس کئے گئے۔

۱۔ ہم ممبران جماعت احمدیہ اکھنور حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر کسی احراری غنڈے کے قاتلانہ حملے پر سخت اظہار نفرت کرتے ہیں نیز اللہ تعالےٰ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کو اس نے محفوظ رکھا۔ ہم حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب اور تمام خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف کے بال بال بچ جانے پر تہِ دل سے مبارکباد عرض کرتے ہیں۔

۲۔ ہم ممبران انجمن احمدیہ اکھنور گورنمنٹ ہند اور خصوصاً گورنمنٹ پنجاب کی توجہ احراریوں کی اس فتنہ انگیزی کی طرف مبذول کراتے ہوئے مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ وہ انصاف سے کام لیکر اس ناپاک اور اشتعال انگیز پراپیگنڈے کا جلد از جلد سدِ باب کرے۔ نیز اس سازش میں جن لوگوں کا ہاتھ ہے۔ انکے خلاف مؤثر کارروائی عمل میں لائے۔ (مرزا عنایت اللہ سیکرٹری)

خریداران الفضل جن کو وی پی ہونگے

مفصلہ ذیل فہرست ان خریداروں کی ہے جن کا چندہ اخبار ۱۶ جولائی ۳۵ء سے ۱۵ اگست ۳۵ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ براہ مہربانی جلد سے جلد بذریعہ منی آرڈر یا معرفت محاسب صدر انجمن احمدیہ بھجوادیں۔ ورنہ ان کے نام ۱۵ اگست کا الفضل وی پی ہوگا۔ وی پی وصول کر کے شکریہ کا موقعہ دیں۔ مینیجر

نمبر خریداری — نام

۳۲ خدابخش کمہار صاحب
۵۷ سید صادق حسین صاحب
۱۶۱ حاجی احمد صاحب
۲۶۵ چوہدری غلام محمد صاحب
۲۹۱ ملک سردار خان صاحب
۳۶۲ عبدالغفور صاحب
۴۷۰ مولا بخش صاحب
۴۸۲ ملک عبدالعزیز صاحب
۸۱۷ فخر الاسلام صاحب
۹۲۷ بابو عبید اللہ صاحب
۱۰۵۳ حاجی ایم ظہیر خان
۱۱۶۷ عبدالغفار صاحب
۱۷۰۹ ماسٹر شیر عالم صاحب
۱۷۴۱ جان محمد صاحب
۱۸۳۴ عبدالستار صاحب
۲۱۷۴ میر کلیم اللہ صاحب
۲۳۲۹ سید احمد صاحب
۲۷۲۳ چوہدری اللہ دتہ صاحب
۲۷۸۸ فضل احمد صاحب
۲۹۵۵ محمد رفیق صاحب
۲۹۸۵ غلام نبی صاحب
۳۳۲۱ چوہدری غلام احمد صاحب
۳۵۰۹ چوہدری فضل احمد صاحب
۳۶۸۳ نعمت خان
۳۷۰۰ ناصرالدین صاحب
۳۷۵۹ شمس الدین صاحب
۴۰۱۶ شیخ فضل الرحمن صاحب اختر
۴۰۲۲ جلال الدین صاحب
۴۳۰۲ سلطان محمد خان صاحب
۴۵۲۳ منشی کریم بخش صاحب
۴۵۸۱ سید محمد عقیل صاحب
۴۶۲۳ غلام محمد صاحب اختر
۴۸۰۰ ڈاکٹر عبدالوحید صاحب
۴۸۴۳ ایم شرف الدین صاحب

۴۸۲۴ محمد حسین صاحب
۵۰۸۴ دوست محمد صاحب
۵۱۹۱ شیر محمد خان صاحب
۵۲۱۴ بابو اعزاز اللہ صاحب
۵۲۳۰ چوہدری سردار خان
۵۳۵۳ ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب
۵۳۸۸ محمد الدین صاحب
۵۴۲۳ محمد شریف صاحب
۵۶۱۳ ملا کرم الٰہی صاحب
۵۸۳۴ ڈاکٹر محمد اعظم صاحب
۵۸۶۰ محمد مدد علی صاحب
۵۸۷۴ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب
۶۲۱۱ عبدالقیوم صاحب
۶۲۲۱ سید غلام حسین صاحب
۶۳۴۶ بابو احمد جان صاحب
۶۴۷۲ اے جی ناصر صاحب
۶۵۹۴ سید سردار شاہ صاحب
۶۶۵۸ کریم بخش صاحب
۶۷۰۰ شمس الدین صاحب
۶۷۲۶ حبیب الرحمن صاحب
۶۷۳۶ خدابخش صاحب
۶۷۶۷ بابو احمد اللہ صاحب
۶۸۱۶ شیخ عزیز احمد صاحب
۶۸۸۱ بابو کرامت اللہ صاحب
۷۱۲۸ غلام رسول صاحب
۷۱۷۴ چوہدری ثناء اللہ صاحب
۷۲۴۲ چوہدری سردار احمد صاحب
۷۲۴۵ منشی رحیم الدین صاحب
۷۲۵۳ خورشید احمد صاحب
۷۲۵۷ بنت ڈاکٹر احمد خان صاحب
۷۲۹۶ آئی ایم خان صاحب
۷۳۰۷ محمد علی صاحب
۷۳۵۵ ملک شیر بہادر خان صاحب
۷۴۳۹ نواب الدین صاحب

۷۵۸۹ ایس رحمت اللہ صاحب
۷۶۸۷ چوہدری فیروز الدین صاحب
۷۷۴۵ ایم ایم سلیم اکبر صاحب
۷۷۸۷ عطاء اللہ صاحب
۷۸۷۹ حاجی غنی مومنی صاحب
۷۹۱۱ مستری محبوب عالم صاحب
۷۹۱۷ چوہدری غلام حسین صاحب
۷۹۲۸ سید سعید احمد صاحب
۸۰۴۲ محمد کبیر صاحب
۸۰۷۵ رشید احمد صاحب
۸۲۴۶ محمد بخش صاحب
۸۳۱۳ حاجی محمد صدیق صاحب
۸۳۲۳ فضل محمد خان صاحب
۸۳۲۷ حکیم میر سعادت علی صاحب
۸۳۳۰ محمد الدین صاحب
۸۳۳۴ فضل الرحمن صاحب
۸۳۳۷ خانصاحب ذوالفقار علی خان صاحب
۸۳۳۹ ایم کے یوسف حسین صاحب
۸۳۴۸ کریم بخش صاحب
۸۳۵۳ ماسٹر کالے خان
۸۳۶۸ محمد شفیع صاحب
۸۳۸۵ بابو مہر الٰہی صاحب
۸۴۰۷ محمد حبیب علی خان صاحب
۸۴۷۲ ملک کرم الٰہی صاحب
۸۴۹۵ مرزا محمد شفیع صاحب
۸۵۰۸ شیخ عبدالحمید صاحب
۸۵۳۰ چوہدری محمد جعفر صاحب
۸۵۹۷ سید فرزند علی صاحب
۸۶۰۲ عبدالعزیز صاحب
۸۶۰۵ جلال الدین صاحب
۸۶۱۴ احمد الدین صاحب
۸۶۴۲ اخوند محمد اکبر صاحب
۸۷۱۲ ڈاکٹر محمد عبداللہ خان صاحب
۸۷۴۴ محمد صدیق احمد صاحب

۸۷۹۷ امام الدین صاحب
۸۸۲۸ شیخ مشتاق احمد صاحب
۸۸۴۶ سید فیاض الدین صاحب
۸۸۶۱ ڈاکٹر شبیر احمد صاحب
۸۸۶۷ چوہدری علی احمد صاحب
۸۸۸۱ غلام محمد صاحب
۸۸۸۷ چوہدری عاشق محمد صاحب
۸۸۱۰ ۔ محمد شفیع خان صاحب
۸۸۹۴ ۔ ایم عبدالعزیز صاحب
۸۹۱۶ ۔ حسین علی شاہ صاحب
۸۹۶۸ ۔ راجہ عبدالرحمن خان صاحب
۹۰۴۸ ۔ منشی غلام محی الدین صاحب
۹۰۶۱ ۔ محمد ابراہیم صاحب
۹۰۷۷ ۔ سید حسام الدین صاحب
۹۱۲۷ ۔ محمد علی صاحب انور
۹۱۵۸ ۔ سیٹھ خیرالدین احمد صاحب
۹۱۶۱ ۔ حسین بخش صاحب
۹۱۷۰ ۔ خادم علی صاحب
۹۱۸۰ ۔ سکرٹری صاحب
۹۱۸۲ ۔ شیخ انعام اللہ صاحب
۹۲۱۱ ۔ غلام محمد صاحب
۹۲۲۶ ۔ حاجی محمد صاحب
۹۲۳۷ ۔ حاجی بلاول صاحب
۹۳۰۵ ۔ عبدالقیوم صاحب
۹۳۰۹ ۔ قمرالدین صاحب
۹۳۱۱ ۔ میاں محمد عالم صاحب
۹۳۲۶ ۔ بابا پیر بخش صاحب
۹۳۸۲ ۔ محمد احمد صاحب
۹۴۲۱ ۔ احمد جان صاحب
۹۴۳۲ ۔ عبداللہ خان صاحب
۹۴۳۵ ۔ شیخ محمد اسحاق صاحب
۹۴۴۳ ۔ محمد صاحب حکیم
۹۴۵۴ ۔ چوہدری برکت علی صاحب
۹۴۷۵ ۔ محمدی بیگم صاحبہ
۹۴۸۵ ۔ عنایت اللہ صاحب
۹۴۹۸ ۔ عمر علی خان صاحب
۹۵۰۸ ۔ مستری محمد حسین صاحب
۹۵۰۹ ۔ محمد رمضان صاحب
۹۵۲۶ ۔ خانصاحب عبدالعلیم صاحب
۹۵۸۷ ۔ مولوی عبدالماجد صاحب
۹۵۹۸ ۔ سید تاج حسین صاحب
۹۶۱۵ ۔ ڈاکٹر عطا محمد صاحب
۹۶۲۸ ۔ منشی محمد ابراہیم صاحب

۹۶۳۴ ۔ ڈاکٹر عبدالمجید صاحب
۹۶۵۶ ۔ میاں احزاب گل صاحب
۹۶۶۴ ۔ حوالدار جھنڈے خان صاحب
۹۶۷۴ ۔ چوہدری محمد عبداللہ صاحب
۹۶۸۹ ۔ سکرٹری جماعت احمدیہ
۹۷۴۴ ۔ محمد اسماعیل صاحب
۹۸۱۳ ۔ حاجی الیاس نور محمد
۹۸۵۹ ۔ شیخ سلطان علی صاحب
۹۸۶۱ ۔ احمدیہ لائبریری
۹۸۶۶ ۔ بیگم شمشاد علی خان صاحب
۹۸۷۳ ۔ سردار بشیر احمد صاحب
۹۸۸۱ ۔ صوفی علی محمد صاحب
۹۸۸۲ ۔ چوہدری مبارک احمد صاحب
۹۸۹۲ ۔ محمد بخش صاحب
۹۸۹۳ ۔ منشی کرم دین صاحب
۹۹۰۰ ۔ قاضی عبدالحق صاحب
۹۹۰۲ ۔ شمس الدین صاحب
۹۹۱۵ ۔ میر عبداللہ خان صاحب
۹۹۲۳ ۔ سید محمد ہاشم صاحب
۹۹۲۶ ۔ خواجہ محمد صدیق صاحب
۹۹۳۳ ۔ نذیر احمد قصابی صاحب
۹۹۴۱ ۔ غلام قادر صاحب
۹۹۵۴ ۔ منشی برکت علی صاحب
۱۰۰۰۱ ۔ سید سردار احمد صاحب
۱۰۰۱۳ ۔ مولوی غلام حسین صاحب
۱۰۰۱۷ ۔ ملک عبدالرحمن صاحب
۱۰۰۲۱ ۔ چوہدری محمد شفیع صاحب
۱۰۰۲۳ ۔ مرزا مراد بیگ صاحب
۱۰۰۲۶ ۔ جمیل احمد صاحب
۱۰۰۲۷ ۔ مولوی عبدالسلام صاحب
۱۰۰۳۷ ۔ چوہدری محمد شریف صاحب
۱۰۰۴۲ ۔ شیخ صدیق احمد صاحب
۱۰۰۴۸ ۔ اہلیہ محمد عبداللہ صاحب

۱۰۰۶۰ ۔ حکیم محبوب الرحمن صاحب
۱۰۰۶۵ ۔ حسن خان صاحب
۱۰۰۷۵ ۔ ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب
۱۰۰۸۴ ۔ مقبول حسین صاحب
۱۰۰۹۷ ۔ پیر محمد زمان شاہ صاحب
۱۰۱۰۲ ۔ چراغ دین صاحب
۱۰۱۰۴ ۔ چوہدری غلام علی صاحب
۱۰۱۰۷ ۔ محمد شفیع صاحب
۱۰۱۱۲ ۔ امیر صاحب جماعت احمدیہ
۱۰۱۴۵ ۔ غلام قادر صاحب
۱۰۱۶۴ ۔ محمد ذکاء اللہ صاحب
۱۰۱۸۱ ۔ خورشید احمد صاحب
۱۰۱۹۰ ۔ نصیر احمد صاحب
۱۰۱۹۳ ۔ ڈاکٹر اے۔ اے بشیری
۱۰۱۹۴ ۔ مبارک احمد صاحب
۱۰۲۲۹ ۔ سید علی محمد صاحب
۱۰۲۳۲ ۔ امام الدین صاحب
۱۰۲۶۵ ۔ سردار احمد صاحب
۱۰۲۶۶ ۔ بشیر احمد صاحب
۱۰۲۶۹ ۔ محمد ابو محمد امین صاحب
۱۰۲۸۱ ۔ ثناء اللہ صاحب
۱۰۳۰۱ ۔ غلام مولا خادم صاحب
۱۰۳۲۰ ۔ عبدالواحد خان صاحب
۱۰۳۶۵ ۔ چوہدری غلام احمد صاحب
۱۰۳۶۶ ۔ محمد عارف صاحب
۱۰۳۷۰ ۔ مولوی صالح محمد صاحب
۱۰۳۷۶ ۔ مرزا عبدالقیوم صاحب
۱۰۳۸۰ ۔ منظور واحد صاحب
۱۰۳۸۲ ۔ غلام رسول صاحب
۱۰۳۸۷ ۔ رفیع حبیب اللہ صاحب
۱۰۳۸۹ ۔ عبدالحمید صاحب
۱۰۳۹۰ ۔ مولوی عبدالکریم صاحب

حضرت مولانا حکیم نور الدینؓ خلیفۃ المسیح اول کے دست مبارک کی تحریر کردہ

اصل بیاض نور الدینؓ

جسے حضور کے صاحبزادگان نے شائع کیا تھا۔ قریب الاختتام ہے۔ صرف دو سو نسخے باقی ہیں جنہیں رعایتی قیمت پر فروخت کیا جائیگا۔ دوست منگوائیں اور فائدہ اٹھائیں۔ یہ حضرت حکیم الامت کے پچاس سالہ طبی تجربات کا خلاصہ ہے۔ شفاعتی

قیمت } حصہ اول بے جلد ۴ر رعایتی ۲ر
مجلد ۴ر " ۳ر

ملنے کا پتہ:۔ حکیم محمد عبد اللطیف گجراتی پروپرائٹر کتب خانہ الشیبانی۔ قادیان۔

ضرورت رشتہ

ایک معزز خاندان کے ایک ایسے کنوار نوجوان بعمر بائیس ۲۲ سال کے لئے رشتہ درکار ہے جو قد آور وجیہہ۔ بہادر جری۔ خوش بیان۔ پُرجوش احمدی۔ پابند صوم و صلوٰۃ ہے۔ مستقل گورنمنٹ سروس پنشن ایبل پوسٹ۔ مقدم زراعت متعینہ ملتان چھاؤنی ہے۔ گریڈ عنہ تا عنہ بالفعل عنہ تنخواہ پاتا ہے دس پندرہ روپیہ ماہوار بھتہ مل جاتا ہے۔ ریلوے سفر میں انٹر کلاس کا کرایہ ملتا ہے۔ مکان سرکاری مفت ورنہ تین روپیہ کرایہ سرکار سے ملتا ہے۔ اس قدر زمینداری کا وارث بازگشت بھی ہے جس سے بقدر گزارہ شکمی غلہ خوردنی بھی مل سکیگا۔ لڑکی کم و بیش تعلیم یافتہ۔ صاحب سلیقہ۔ شکیل و ذہین و تندرست ہو۔ دیندار اور شریف قوم کی ہو۔ سوائے چند ایک ضروری زیور و پارچات واجبی کے اور کوئی نقد روپیہ حق مہر میں نہ دیا جاسکے گا۔ کیونکہ لڑکا ابھی ملازم ہوا ہے۔ البتہ واجبی حق مہر کا معاہدہ لکھ دیا جائے گا۔ لڑکی کی عمر۔ صحت۔ لیاقت وغیرہ حالات کی تصدیق مقامی پریذیڈنٹ جماعت سے کرا کے بھیجی جائے درخواستیں رسیدگی اشتہار ہذا سے دس دن کے اندر پتہ ذیل پر ارسال فرمائی جائیں۔

ع معرفت مینجر صاحب الفضل قادیان

اکسیر تسہیل ولادت

بچہ کی پیدائش کو آسان کر دینے والی دنیا بھر میں ایک ہی مجرب المجرب دوا ہے۔ جس کے بروقت استعمال سے وہ نازک اور دل ہلا دینے والی مشکل گھڑیاں بفضل خدا آسان ہو جاتی ہیں۔ بچہ نہایت آسانی سے پیدا ہوتا ہے۔ اور بعد ولادت کے درد بھی زیادہ نہیں ہوتے۔ قیمت معہ محصول ڈاک ۲ر صرف

مینجر شفاخانہ دلپذیر قادیان

سرمہ نور رجسٹرڈ

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ سرموں کا سرتاج نہایت ہی قابل قدر اور مقوی بصر ادویات کا مجموعہ۔ ضعف بصر دھند۔ غبار۔ جالا۔ پھولا۔ ککرے۔ خارش۔ ناخونہ۔ پانی بہنا اندھراتا۔ سرخی وغیرہ اور نظر کو بڑھانے تک قائم رکھنے میں بے نظیر ہے۔ نمونہ چار آنے کے ٹکٹ بھیجکر طلب کریں:۔
قیمت فی تولہ دو روپیہ چھ ماشہ ایک روپیہ
ملنے کا پتہ۔ شفاخانہ رفیق حیات قادیان پنجاب

امیر المومنین کا ارشاد

الفضل ۲۱ فروری ۱۹۳۳ء ر۔ ہومیو پیتھک طریق علاج کی دریافت نے طبی دنیا میں ایک تغیر عظیم پیدا کر دیا . . . . . اس طریق علاج سے بہت سے امراض جو لاعلاج سمجھے جاتے تھے۔ قابل علاج ثابت ہو گئے۔ اور طبی علوم میں بہت ترقی ہوئی۔ آپ بھی ہومیو پیتھک علاج کریں۔ مجھ سے مشورہ لیں۔

ایم۔ ایچ احمدی چتوڑگڑھ۔ میواڑ

لاہور میں مسلمانوں کے ہجوم پر دو دن میں دس بار گولی چلائے جانیکے حالات

لاہور ۲۲ جولائی - سرکاری اعلان مظہر ہے - آج کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا - پولیس کا پہرہ اور گشت بدستور جاری رہا - ۲۰ اور ۲۱ جولائی کو دس مختلف مواقع پر جو گولی چلی - اس میں کل ۲۳ راؤنڈ چلائے گئے - اس وقت تک نو اشخاص کی موت واقع ہوئی - گورنمنٹ مزید اموات کی اطلاع دینے والے کی ممنون ہوگی - مجروحین کا اندازہ لگانا قدرے مشکل ہے سرکاری ہسپتالوں میں اس وقت اٹھارہ مجروحین زیر علاج ہیں - بعض اشخاص پرائیویٹ ہسپتالوں میں بھی زیر علاج ہیں - مگر ان کی تعداد سرکاری ہسپتال میں علاج کرانے والوں سے زیادہ نہیں ہوگی ہجوم سے تصادم کے دوران میں پولیس اور ملٹری کے بھی بہت سے آدمی زخمی ہوئے۔

۲۰ جولائی کی شب کے نو بجے صورت حالات یہ تھی - کہ دہلی دروازہ پر مسلمانوں کا ایک بہت بڑا ہجوم پہونچ گیا - جس کو پولیس اور فوج نے وہیں روک لیا - ۲۱ جولائی کی صبح کو یہ ہجوم وہیں ڈٹا رہا - پولیس اور فوج نے اس دن بھی اسے وہیں روکے رکھا - رات کے وقت چند جتھے لاہور میں مضافات سے آگئے - اور صبح تک کوتوالی کے دونوں طرف مسلمانوں کے دو اور ہجوم جمع ہوگئے - دس بجے تک یہ ہجوم بہت بڑھ گئے - اور پولیس اور فوج نے انہیں منتشر کرنے کا فیصلہ کر لیا - گیارہ بجے صورت حالات اور زیادہ خطرناک ہوگئی - کیونکہ ایک اور نئے ہجوم نے ریلوے سٹیشن کی طرف سے کوتوالی کی طرف بڑھنا شروع کر دیا - پہلے اس ہجوم کو روکنے کا انتظام کیا گیا - اس کے بعد کی دروازہ والے ہجوم کو منتشر ہونے کے لئے حکم دیا گیا - مگر ہجوم نے منتشر ہونے سے انکار کر دیا - پولیس نے لاٹھیاں برسانی شروع کر دیں - جس سے ہجوم مختلف اطراف میں منتشر ہو گیا - پولیس نے اس ہجوم کے آدمیوں کا تعاقب کیا - لیکن باغ میں پہنچکر لوگوں نے پولیس پر اینٹیں پھینکنی شروع کیں - تھوڑی دیر کے بعد کی دروازہ سے ایک ہجوم نمودار ہوا - پولیس نے اسے منتشر کیا - تو پولیس پر روڑے پھینکے گئے - اس کے فوراً بعد اسی ہجوم کے باقی ماندہ حصے پھر پولیس کے پیٹھ پھیرتے ہی جمع ہوگئے - انہیں خبردار کیا گیا - کہ اگر وہ منتشر نہ ہوئے - تو انہیں منتشر کرنے کا کام فوج کے سپرد کرنا پڑے گا اس کے بعد دو راؤنڈ چلائے گئے - ہجوم منتشر ہو گیا - لیکن پھر کئی دفعہ جمع ہوا - اور بار بار خبردار کرنے کے باوجود منتشر نہ ہوا - اس پر پھر چند راؤنڈ چلائے گئے - جس کے نتیجہ میں ہجوم پھر اکٹھا نہ ہوا۔

اس کے بعد اکبری دروازہ والے ہجوم کو منتشر کرنے کا اقدام کیا گیا - لوگوں کو منتشر ہونے کا حکم دیا گیا - لیکن انہوں نے انکار کر دیا - پولیس نے ان پر لاٹھی چارج کیا - جس پر ہجوم منتشر ہو گیا - پولیس نے ہجوم کا تعاقب کیا - لیکن پولیس پر روڑے برسائے گئے - تھوڑی دیر کے بعد ہجوم پھر جمع ہونے لگا - پولیس نے پھر لاٹھی چارج کیا - اور لوگ منتشر ہو گئے - لیکن ہجوم چونکہ پھر جمع ہو گیا - اس لئے دو راؤنڈ اور چلائے گئے - اس اثناء میں دوسرے لوگوں کا حشر دیکھکر دہلی دروازہ والے ہجوم میں بھی کمی واقع ہو گئی - اور رات کے نو بجے تک باقی ہجوم منتشر ہو گیا - اور سرکلر روڈ بالکل صاف ہو گئی۔

لاہور میں باہر سے آنے والے جتھوں کی یورش کو روکنے کے لئے فوج کے زبردست انتظامات کئے جا چکے ہیں - بہار اور اڑیسہ سے گورکھا فوج لاہور کی طرف روانہ ہو چکی ہے - یو - پی سے مسلح پولیس روانہ کر دی گئی ہے - دہلی سے مسلح پولیس پہلے ہی لاہور پہونچ چکی ہے - اس وقت تک لاہور کے باہر کسی ضلع میں کوئی شورش یا تصادم نہیں ہوا۔

اخبار "زمیندار" لکھتا ہے - ۲۱ جولائی دہلی دروازہ کے باہر مسلمانوں کے ہجوم پر فائرنگ کی خبر سنتے ہی مولوی اختر علی خاں وہاں پہونچ گئے - ان کے آتے ہی ہجوم میں کہرام مچ گیا - لوگ بچوں کی طرح رونے لگے - مولوی اختر علی خاں کی آنکھوں میں بھی آنسو بھر آئے - انہوں نے بڑی مشکل سے اپنے جذبات پر قابو پا کر لوگوں کو پرامن رہنے کی تلقین کی - چونکہ ڈپٹی کمشنر نے کہہ دیا تھا - کہ آج آٹھ بجے شام کرفیو آرڈر شروع ہو گیا ہے - اس لئے اگر یہ اجتماع منتشر نہ ہوا - تو مجبوراً گولیوں سے منتشر کرنا پڑے گا - مولوی اختر علی خاں نے سات بجے شام لوگوں کو پھر پرامن رہنے کے لئے کہا - چونکہ نماز کا وقت ہو چکا تھا اس لئے تمام ہجوم نے وہیں سڑک پر نماز ادا کی - نماز کے بعد دعا کی گئی - کہ "اے پروردگار مسلمانوں کے مصائب کا خاتمہ کر مسلمانوں کو کامیاب و کامران بنا مسلمانوں کو ثابت قدم رکھ - اور مسلمانوں کو توفیق بخش - کہ وہ اپنے امیر کے ہر حکم کو بلا تامل بجا لائیں - اور پرامن رہیں"۔

اس دوران میں پولیس ہٹالی گئی - اور اس کی جگہ دہلی دروازہ کے چوک میں اور کی دروازہ سے شاہ محمد غوث تک اور شہید گنج والی سڑک پر گورہ فوج پھیلا دی گئی فوجی نقل و حرکت شروع ہو گئی - یہ خبر مشہور ہوتے ہی تمام شہر میں سنسنی پھیل گئی - اور فوجی مظاہرہ اور اس کے مقابلہ میں دہلی دروازہ والے ہجوم کی ثابت قدمی سے یہ خطرہ پیدا ہو گیا - کہ کہیں حکومت کو بحالت مجبوری اپنے اعلان کو عملی جامہ نہ پہنانا پڑ جائے - اور مفت میں ہزارہا جانیں گولیوں کی بھینٹ نہ چڑھ جائیں - اختر علی خان صاحب نے کوتوالی میں پہونچ کر ڈپٹی کمشنر سے ملاقات کی - اس وقت وہاں بہت سے مسلم اکابر پہونچ چکے تھے - اور سب اسی فکر میں تھے کہ کسی نہ کسی طرح ہزارہا مسلمانوں کی جانیں بچالی جائیں - ورنہ اگر فائرنگ ہو گیا - اور شہر ملٹری کے سپرد کر دیا گیا - تو نتائج سخت خطرناک نکلیں گے - اس اثنا میں ۱۰ بج گئے - مجلس احرار کے دفتر میں بھی چند ذمہ وار حکام گئے - اور ۱۰ بجے چودہری افضل حق - مولوی مظہر علی اور چند دیگر احراری دہلی دروازہ کے چوک میں پہنچ گئے - اختر علی خان سے ڈپٹی کمشنر نے کہا - کہ آپ ایک بار پھر ہجوم سے تخاطب کریں - اور انہیں حکومت کے آخری فیصلہ اور منتشر نہ ہونے کے نتائج و عواقب سے آگاہ کر دیں - انہوں نے تقریر کرتے ہوئے کہا - میں تمہیں مولانا ظفر علی کا پیغام سنانے آیا ہوں - مولانا فرماتے ہیں - کہ وہ جرنیل ہرگز قابل جرنیل کہلانے کا مستحق نہیں - جو اپنی ساری فوج کو بلا کسی فائدہ کے ہلاک کرا دے - میں اس وقت تم میں موجود نہیں میں نہیں چاہتا - کہ تم اپنی جانیں یوں بے بسی اور بے کسی کی حالت میں ضائع کر دو - میں چاہتا ہوں - کہ تم منظم ہو - تم نے آج سے تیرہ سو سال پیشتر کی روایات کا اعادہ کر دیا ہے - لیکن اس وقت ضرورت سب سے زیادہ تنظیم اور باہمی اتحاد کی ہے - میں چاہتا ہوں - کہ تم یہ محاذ چھوڑ کر مسجد وزیر خان میں چلے جاؤ - وہاں جاکر تنظیم کرو - اور پرامن طریقہ سے عدم تشدد کی حکمت عملی پر کاربند رہ کر تعمیری کام کرو - مسلمانوں کا خون اتنا ارزاں نہیں - کہ اسے یونہی بہا دیا جائے - ہجوم پر اس پیغام کا فوری اثر ہوا - اور تمام مسلمان مسجد وزیر خان کی طرف روانہ ہو گئے۔

۲۲ جولائی مجلس احرار کے تمام لیڈر سید عطاء اللہ شاہ بخاری چودہری افضل حق مولوی مظہر علی - مولوی حبیب الرحمٰن وغیرہ چند مقامی رہنماؤں سمیت مسجد وزیر خاں میں آئے - جہاں مسلمانوں کا ایک بھاری اجتماع تھا - احراریوں نے اپنا نظریہ بیان کرتے ہوئے کہا - کہ مسجد شہید گنج کی خاطر جن مسلمانوں نے جانیں دی ہیں - اچھا کام نہیں کیا - اور ہمیں اس تحریک سے اصولی اختلاف ہے ہم اسے غلط تحریک سمجھتے ہیں - اس پر اجتماع نے بیزاری کا اظہار کیا - اور شور مچ گیا - مجلس احرار کے خلاف کئی نعرے بلند کئے گئے - [illegible] احراری لیڈروں [illegible]

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر غلام نبی)